گنجِ دانائی

مرتبہ

حکیم سید شاہ اکرام حسین سیکری

انڈس پبلیکیشنز۔ منظور چیمبرز، گاڑی کھاتہ
حیدرآباد

طبع اوّل

سال تالیف ——— سنہ ۱۹۶۶ء
سال اشاعت ——— سنہ ۱۹۶۸ء
تعداد اشاعت ——— ایک ہزار
طباعت ———
پاسبان پرنٹنگ پریس
حیدر آباد
کتابت ——— ہاشم علی بدایونی
قیمت ——— تین روپے
ناشر ——— ادارہ اندلس پبلیکیشن
منظور چیمبرز گارڈی کھاتہ حیدر آباد

رُباعی

ہدت اکُن وبا مردم دانا بنشین

یا با صنم لطیف و رعنا بنشین

رین ہر دو گرت یکی میسّر نہ شود

اوقات مکُن ضایع و تنہا بنشین

(حضرت مولانا جامیؒ)

عنوانات

از جناب پروفیسر حضور احمد صاحب سلیم، استاد شعبہ فارسی
سندھ یونیورسٹی۔ حیدرآباد (مغربی پاکستان)

جناب قبلہ حکیم سید اکرام حسین صاحب سیکری کا کرم اپنے رفقا اور احباب پر خصوصاً اور عامۃ الناس پر عموماً بے پایاں رہا ہے آپ کی اور آپ کے خاندان کے بزرگوں کی عنایات کا سلسلہ میرے اجداد تک پہنچتا ہے۔ جو محبت اور شفقت آپ کے اسلاف کو میرے ننھیال سیکر کے بزرگوں پر رہی بحمد اللہ وہی الطاف و مراحم میں اپنے خاندان کے خورد و کلاں پر آج تک پاتا ہوں۔ جس پر مجھے فخر ہے۔

موصوف جسمانی امراض کے معالج تو ہیں ہی ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو طبیب روحانی ہونے کی عزت بھی عطا فرمائی ہے۔ آپ نے اپنے فارغ اوقات میں اپنے احباب کے لئے حکمت و

دانائی کا وہ گنج گراں مایہ فراہم کیا ہے جس سے فکر و نظر میں
جلا پیدا ہوتی ہے اور اصلاح و فلاح کے راستے کھلتے ہیں، قرآن
کریم کی آیات، احادیث مقدسہ سے انتخاب، خلفائے را
کے اقوال، اولیائے عظام کی حکایات، وغیرہ کا انتخاب ا
گراں قدر ہے کہ اسے سلک گوہر ہی کہا جا سکتا ہے۔ غزلیا
اور متفرقہ اشعار کا انتخاب بھی لاجواب ہے۔

چونکہ جناب قبلہ حکیم صاحب نہ فقط یہ کہ اہل طریقت کے خا
کے چشم و چراغ ہیں، بلکہ خود بھی سلسلہ رشد و ہدایت کے مسند
متمکن ہیں آپ کی نظر نے [illegible] سے موتی چن لئے ہیں
ہے کہ یہ سب کچھ کثرت مطالعہ کے بغیر کسی طرح ممکن نہیں تھا اور
مجھے چونکہ آپ سے فیض صحبت حاصل رہا ہے۔ اس لئے میں کہہ سک
ہوں کہ مطالعہ کتب آپ کی عادت ثانیہ کی حیثیت رکھتا ہے
ملاقاتوں میں مجھے تو کوئی ایسا دن یاد نہیں پڑتا کہ پانچ دس
کتابوں کا تعارف آپ نے نہ کرایا ہو۔ اور جس انہماک سے
مطالعہ فرماتے ہیں اس کا ثبوت اوّل تو یہ کتاب ہے اور
آپ کے رفقا خوب جانتے ہیں کہ دوران گفتگو حکیم صاحب کا
بیان کتابوں کے حوالہ جات سے کتنا مملو ہوتا ہے یہ علمی و

بجنی ہے کہ یہ جواہر ریزے اب ایک لڑی میں پرو کر بقول صوفی موصوف
کے اپنے ہم مشرب دوستوں کے بطور تحفہ پیش کئے ہیں آپ کا یہ جذبہ
ایثار و مودت باعث صد افتخار ہے اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ آپ
طبیب روحانی کا درجہ رکھتے ہیں۔ حضرت ابو سعید ابو الخیرؒ کی یہ رباعی میری
آپ سے ارادت پر کس قدر صادق آتی ہے۔

رفتم بہ طبیب و گفتم از دردِ نہان
گفتا کہ ز غیر دوست بر بند زبان

گفتم کہ غذا؟ گفت ہمیں خونِ جگر
گفتم ز چہ پرہیز؟ گفت از ہر دو جہان

اللہ رب العزت آپ کا فیضان کرم تا دیر جاری رکھے اور اس
کتاب کو قبولِ عام عطا فرمائے۔ آمین

حضور احمد سلیم
استاذ شعبۂ فارسی، سندھ یونیورسٹی حیدرآباد
۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۶۸ء

حرفے چند

از حضرت مولانا عبد المصطفیٰ صاحب ازہری شیخ الحدیث دار العلوم
امجدیہ و صدر مرکزی جماعت اہل سنت، عالمگیر روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنے بعض امراض کے معاملات میں مشورہ حاصل کرنے کے لئے اکثر جناب حکیم شاہ اکرام حسین صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات ہوتی رہتی ہے اور اُن کی خاص توجہ سے مرض میں بھی افاقہ ہو رہا ہے۔ شافی مطلق سے اُمید شفا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

آج جب مطب میں حاضر ہوا تو حکیم صاحب قبلہ نے اپنا ایک قرآن و حدیث و اقوال سلف کا گلدستہ دیکھنے کے لئے مجھے عطا فرمایا میں نے اس مجموعہ کو جگہ جگہ سے دیکھا آیات بیّنات و احادیث کریمہ اور اقوال سلف بڑے سبق آموز طریقے سے جمع فرما دیئے ہیں، میں نے عرض کیا کہ اگر ان پر عنوان بھی دیئے جاتے تو اہل مطالعہ

سانی ہوتی، لیکن حکیم صاحب قبلہ نے اس کام کو اپنے دوسرے مجموعہ
کے لئے اٹھا رکھا ہے۔ اور اس مجموعہ کو بلا عنوان ہی پیش کرنے میں
لذت محسوس کر رہے ہیں۔ کہ پڑھنے والا اپنے ذہن سے ہر مضمون کے
لئے عنوان خود ہی تجویز کرے اس دور میں نیکی کے اضافہ اور بدی
کی کمی کے لئے ایسے افکار کا شائع کرنا اور حقائق کا لوگوں تک
پہنچانا ایک بڑی نیکی اور مستحسن فعل ہے۔ جس کا اجر و ثواب
عند اللہ ضرور حاصل ہوگا۔ اور پڑھنے والوں کو بھی نفع کی امید
قوی ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

الفقیر عبد المصطفٰے الازہری غفرلہ
شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ کراچی ۵
۱۰ جنوری ۱۹۶۸ء

سخنہائے گفتنی

٭

مجھے سنہ ۱۹۶۶ء کے آغاز میں یہ کتاب لکھنے کا خیال پیدا ہوا تھا مگر
مصروفیتوں کے باعث یہ ارادہ عملی صورت اختیار نہ کر سکا
میرے دن اور رات کے اوقات مختلف کاموں کے لئے
مخصوص ہیں اور ان اوقات میں حسب معمول وہی کام ہوتے ہیں
جن کے لئے یہ حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اس وقت میں کوئی
کام نہیں ہو سکتا، پاکستان میں بسر ہونے والی گذشتہ بیس برس
کی زندگی، ایک طے شدہ نظام الاوقات کے تحت منصب و
کی منزلیں طے کرتی رہی ہے۔

اوقات کار کی تقسیم یہاں کی زندگی کا جزو بن کر رہ گئی ہے
اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

صبح اذان کے بعد سے لیکر سات بجے تک اپنے معمولات
سے فارغ ہوتا ہوں، آٹھ بجے دواخانہ چلا جاتا ہوں یہاں
کے ساتھ مصروف رہتا ہوں۔ احباب سے ملاقات کرتا ہوں

سے آئی ہوئی ڈاک کے جوابات لکھتا ہوں مشورہ لینے والوں کو مشورے دیتا ہوں ایک بجے واپسی ہوتی ہے۔ مکان پہنچتے پہنچتے ڈیڑھ بجے کا وقت ہو جاتا ہے یہاں ظہر کی نماز اور طعام سے فارغ ہونے تک ڈھائی بجے کا وقت ہو جاتا ہے تھوڑی دیر آرام کرتا ہوں پھر تھوڑا بہت تحریری کام ان کتابوں کا کرتا ہوں جو زیر تصنیف ہیں ۴ بجے واپس دواخانہ چلا جاتا ہوں ۸ بجے واپسی ہوتی ہے طعام اور نماز سے فارغ ہوتے ہوتے دس بجے کا وقت ہو جاتا ہے پھر تھوڑی دیر مطالعہ کر کے سو جاتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ صبح سے شام تک ایسی متواتر مصروفیت کی حالت میں علمی کاموں کے لئے پر سکون فرصت کا وقت کہاں سے میسر آئے۔

سنہ ۷۷ء کے آخری مہینوں میں جب بھی کسی وقت دس بیس منٹ کا وقت ملا اس کو کام میں لایا اور اس طرح آہستہ آہستہ یہ مجموعہ مرتب ہو گیا۔ اگر زیادہ فرصت کا انتظار کرتا رہتا تو یہ کام نہ آج ہوتا نہ کل۔

میں نے یہ کتاب اپنے ہم مشرب دوستوں کے لئے لکھی ہے اپنی پسند کا انتخاب اس میں جمع کر دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرے احباب اس کو پسند کریں گے اور اپنی فرصت کے اوقات میں

اس کتاب کا مطالعہ کریں گے۔ نیک دل لوگوں کو اس کے مطالعہ فائدہ ہوگا۔ اور یہی میرا مقصد ہے۔ عصر حاضر، فتنوں اور بے شمار اخلاقی برائیوں کا عہد ہے دین اور ایمان کی سلامتی مشکل ہو گئی ہے نہایت گھناؤنا ماحول ہے بھلائی تیزی کے ساتھ مٹتی جارہی ہے اور خطرناک برائیاں ان کی جگہ حاصل کر رہی ہیں مسلمانوں کی نئی نسل اسلامی اعتبار سے تقریباً ناکارہ ہو چکی ہے ایک نہایت خوفناک اور برائیوں سے بھرپور معاشرہ آہستہ آہستہ ابھر رہا ہے ضرورت ہے کہ تمام مسلمان ملکر ان برائیوں کو دبائیں اور بڑھتی ہوئی تباہی سے خود کو بچائیں اس کتاب کا مطالعہ اخلاق کو سنوارنے میں مدد دیگا۔

آخر میں حیدری پرنٹنگ پریس کے مالکان کا شکر گذار ہوں کہ انھوں نے اس کتاب کو زیور طبع سے آراستہ کر کے احباب تک پہنچانے کے قابل بنایا۔

سید اکرام حسین سیکری
بنگلہ نمبر ۲۲۱/سی یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد
(پاکستان)

۲۴ راکتوبر ۱۹۶۶ء بوقت ۸ بجے شب

بنامِ آں کہ او نامے ندارد
بہر نامے کہ خوانی سر برآرد

آیاتِ بیّنات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے روشنی
اور تاریکیاں پیدا کیں۔ پھر بھی وہ لوگ جنھوں نے دعوتِ حق کو
ماننے سے انکار کر دیا ہے دوسروں کو اپنے رب کا ہمسر ٹھہراتے ہے
ہیں۔ وہی ہے جس نے تم کو مٹّی سے پیدا کیا پھر تمہارے لیے
زندگی کی ایک طے شدہ مدّت مقرر کر دی اور ایک دوسری مدّت
اور بھی ہے جو اُس کے یہاں طے شدہ ہے۔ مگر تم لوگ ہو کہ شک
میں پڑے ہوئے ہو۔ وہی ایک خدا آسمان میں بھی ہے۔ اور زمین
میں بھی، تمہارے چھپے اور کھلے سب حال جانتا ہے اور جو برائی
بھلائی تم کماتے ہو اس سے خوب واقف ہے لوگوں کا حال یہ ہے
اپنے رب کی نشانیوں میں سے کوئی ایسی نشانی نہیں جو ان کے
سامنے آتی ہو اور انھوں نے اس سے منہ موڑ لیا ہو، اب حق ان
کے پاس آیا تو اسے بھی انھوں نے جھٹلا یا۔ اچھا جس چیز کا وہ اب

تک مذاق اڑاتے رہے ہیں عنقریب اس کے متعلق کچھ خبریں انہیں پہنچیں گی کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں جن کا اپنے اپنے زمانے میں دور دورہ رہا ہے ان کو ہم نے زمین میں وہ اقتدار بخشا تھا جو تمہیں بخشا ہے ان پر ہم نے آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور ان کے نیچے نہریں بہا دیں آخر کار ان کے گناہوں کی پاداش میں ہم نے انہیں تباہ کر دیا اور ان کی جگہ دوسرے دور کی قوموں کو اٹھایا۔ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں وہ سب جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اسی کی سلطنت آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہی ہے جو حیات عطا کرتا ہے اور (وہی ہے) جو موت دیتا ہے۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی اول ہے اور وہی آخر وہی ظاہر ہے اور وہی باطن اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو چھ روز کی مقدار میں پیدا کیا پھر تخت پر قائم ہوا وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی ہے اور جو چیز زمین کے اندر سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اس میں چڑھتی ہے۔ اور وہ (برابر) تمہارے ساتھ ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو، اور وہ تمہارے

ب اعمال کو بھی دیکھتا ہے۔ اُسی کی سلطنت ہے اور زمین کی
اور اللہ ہی کی طرف سب امور لوٹ جائیں گے وہی
ت کو دن میں داخل کرتا ہے۔ اور وہی دن کو رات میں داخل
تا ہے اور وہ دلوں کی باتوں کا بھی جاننے والا ہے۔
(الحدید)

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے۔ اور اس
بدولت زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لطیف و
خبیر ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں
ہے بیشک وہی غنی و حمید ہے۔
کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اُسی نے وہ سب کچھ تمہارے لئے مسخر
کر رکھا ہے۔ جو زمین میں ہے اور اسی نے تو کشتی کو قاعدے کا
پابند بنایا ہے کہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے اور وہی
اس طرح تھامے ہوئے ہے کہ اسی کے اذن کے بغیر
زمین پر نہیں گر سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ لوگوں کے حق میں بڑا
شفیق اور رحیم ہے۔
وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی وہی تم کو موت دیتا ہے

اور وہی تم کو زندہ کرے گا سچ یہ ہے کہ انسان بڑا ہی منکر حق ہے۔

(الحج)

بس یہ حقیقت ہے کہ جسے اللہ ہدایت بخشنے کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہی میں ڈالنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے سینے کو تنگ کر دیتا ہے، اور ایسا بھینچتا ہے کہ (اسلام کا تصور کرتے ہی) اسے یوں معلوم ہونے لگتا ہے کہ گویا اس کی روح آسمان کی طرف پرواز کر رہی ہے اس طرح اللہ حق سے فرار اور نفرت کی ناپاکی ان لوگوں پر مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے حالانکہ یہ راستہ تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے اور اس کے نشانات ان لوگوں کے لئے واضح کر دیئے گئے ہیں جو نصیحت قبول کرتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا سرپرست ہے اس صحیح طرز عمل کی وجہ سے جو انھوں نے اختیار کیا۔

(الانعام)

اب کیا یہ لوگ اللہ کی اطاعت کا طریقہ کو چھوڑ کر کوئی اور طریقہ

چاہتے ہیں؟ حالانکہ آسمان اور زمین کی ساری چیزیں چار وناچار اللہ ہی
کی تابع فرمان ہیں اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ کہدو کہ ہم اللہ کو مانتے
ہیں اسی کی تعلیم کو مانتے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی ہے اُن تعلیمات کو مانتے
ہیں کہ جو ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ پر نازل
ہوتی تھی۔ اور ان ہدایات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ
اور دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی۔ ہم اُن کے
درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے تابع فرمان ہیں۔ اس فرمان
برداری (اسلام) کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے
اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام
و نامراد رہے گا۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو ہدایت بخشے
جنھوں نے نعمت ایمان پا لینے کے بعد پھر کفر اختیار کیا حالانکہ
وہ خود اس بات پر گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسولؐ برحق ہے اور
اس پر روشن نشانیاں بھی آچکی ہیں، اللہ ظالموں کو تو ہدایت
نہیں دیا کرتا۔

(آل عمران)

سنو! جو اللہ کے دوست ہیں، جو ایمان لائے اور جنھوں نے

تقویٰ کا رویہ اختیار کیا اُن کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں ان کے لئے بشارت ہی بشارت ہے اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے (اے نبی) جو باتیں یہ لوگ تم پر بناتے ہیں وہ تمہیں رنجیدہ نہ کریں عزت اور برتری ساری کی ساری خدا کے اختیار میں ہے اور وہ سب کچھ سُنتا اور جانتا ہے۔ آگاہ رہو آسمان کے بسنے والے ہوں یا زمین کے سب کے سب اللہ کے مملوک ہیں اور جو لوگ اللہ کے سوا اپنے خود ساختہ شریکوں کو پکار رہے ہیں وہ نرے وہم و گمان کے پیرو ہیں اور محض قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لئے رات بنائی کہ اس میں سکون حاصل کرو، اور دن کو روشن کیا، اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو (کھلے کانوں سے پیغمبر کی دعوت کو) سنتے ہیں۔

(یونس)

اور کہہ دو میرے بندوں سے کہ زبان سے وہی بات نکالا کریں جو بہترین ہو۔ دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا

کھلا دشمن ہے۔

تمہارا رب تمہارے حال سے زیادہ واقف ہے وہ چاہے
تم پر رحم کرے اور چاہے تو تمہیں عذاب دے دے اور
اے نبیؐ ہم نے تم کو لوگوں پر حوالہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے تمہارا
رب زمین اور آسمانوں کی مخلوقات کو زیادہ جانتا ہے۔ ہم نے بعض
پیغمبروں کو بعض سے بڑھکر مرتبے دیئے ہیں۔ اور ہم نے ہی داؤد
کو زبور دی تھی ان سے کہو کہ پکار دیکھو ان معبودوں کو جن کو تم
خدا کے سوا اپنا کارساز سمجھتے ہو وہ کسی تکلیف کو تم سے نہ ہٹا
سکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں۔

(بنی اسرائیل)

اور ہم نے جو رسول بھیجا ہے، اس لئے بھیجا ہے۔ کہ حکم الٰہی کی
بنا پر اس کی اطاعت کی جائے۔ اگر ان لوگوں نے یہ طریقہ اختیار
کیا ہوتا کہ جب اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے تھے تو تمہارے پاس آجاتے
اور اللہ سے معافی چاہتے۔ اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی درخواست
کرتا تو یقیناً وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ نہیں
اے محمدؐ! تمہارے رب کی قسم یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے

جب تک اپنے باہمی اختلافات میں یہ لوگ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ سربسر تسلیم کرلیں۔ اگر ہم نے ان کو حکم دیا ہوتا کہ اپنے آپ کو ہلاک کردو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے کم ہی لوگ اس پر عمل کرتے حالانکہ جو نصیحت انھیں کی جاتی ہے اگر یہ اس پر عمل کرتے تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتری اور زیادہ ثابت قدمی کا سبب ہوتا اور اس وقت یقیناً ہم اپنی طرف سے بہت بڑا اجر ان کو دیتے اور انھیں سیدھے راستے پر پہنچا دیتے۔

(النساء ۶)

اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انھیں میں ہے یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ انھیں میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں کہتے ہیں ہمیں ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہم کسی مصیبت

چکر میں نہ پھنس جائیں۔
مگر بعید نہیں کہ اللہ جب تمہیں فیصلہ کن فتح بخشے گا یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کرے گا تو یہ لوگ اپنے اس نفاق پر جسے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں نادم ہوں گے اور اس وقت اہل ایمان کہیں گے۔ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر یقین دلاتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھی ہیں دیکھ لو، ان کے سب اعمال ضائع ہو گئے اور آخر کار یہ ناکام اور نامراد ہو کے رہے۔

(المائدہ)

اللہ شاہد ہے کہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے! اور فرشتے اور سب اہلِ علم بھی راستی اور انصاف کے ساتھ اس پر گواہ ہیں کہ اس زبردست حکیم کے سوا فی الواقع کوئی خدا نہیں ہے۔ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ اس دین سے ہٹ کر جو مختلف طریقے ان لوگوں نے اختیار کئے جنھیں کتاب دی گئی تھی ان کے اس طرز عمل کی کوئی وجہ اس کے سوا نہ تھی کہ انھوں نے علم آجانے کے بعد آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے ایسا کیا

اور جو کوئی اللہ کے احکام و ہدایات کی اطاعت سے انکار کرے اللہ کو اس سے حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی اب اگر تم سے یہ لوگ جھگڑا کریں تو ان سے کہو کہ میں نے اور میرے پیروؤں نے تو اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ پھر اہل کتاب اور غیر اہل کتاب دونوں سے پوچھو کہ کیا تم نے بھی اس کی اطاعت و بندگی قبول کی؟ اگر کی تو وہ راہ راست پا گئے اور اگر اس سے منہ موڑا تو تم پر صرف پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی۔ آگے اللہ خود اپنے بندوں کے معاملات دیکھنے والا ہے۔

(آل عمران)

آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتش دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے رہی یہ دنیا تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔

مسلمانو! تمھیں مال اور جان دونوں کی آزمائشیں پیش آکر رہیں گی اور تم اہل کتاب سے اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے۔ اور اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر

قائم رہے تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔

ان اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے ان سے لیا تھا کہ تمہیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہوگا۔ انھیں پوشیدہ رکھنا نہیں ہوگا۔ مگر انھوں نے کتاب کو پس پشت ڈالدیا اور تھوڑی قیمت پر اُسے بیچ ڈالا۔ کتنا برا کاروبار ہے جو یہ کررہے ہیں۔ تم ان لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھو جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں کی تعریف انھیں حاصل ہو جو فی الواقع انھوں نے نہیں کئے ہیں۔ حقیقت میں ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے۔ زمین اور آسمان کا مالک تو اللہ ہی ہے اور اس کی قدرت سب پر حاوی ہے۔

(آل عمران)

تم نے دیکھا نہیں کہ جن لوگوں کو کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ ملا ہے اُن کا کیا حال ہے؟ انھیں جب کتاب الٰہی کی طرف بُلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو اُن میں سے ایک فریق اس سے پہلوتہی کرتا ہے اور اس فیصلہ کی طرف آنے سے منہ پھیر جاتا ہے۔ ان کا یہ طرزِ عمل اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے

ہیں کہ آتش دوزخ تو ہمیں مس تک نہ کرے گی۔ اور اگر دوزخ کی سزا ہمیں ملی بھی تو بس چند روز" ان کے خود ساختہ عقیدوں نے ان کو اپنے دین کے معاملہ میں بڑی غلط فہمیوں میں ڈال رکھا ہے مگر کیا بنے گی ان پر جب ہم انھیں اسی روز جمع کریں گے جس کا آنا یقینی ہے اس روز ہر شخص کو اس کی کمائی کا بدلہ پورا پورا دیدیا جائے گا۔ اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

(آل عمران)

بڑی ہی بری مثال ہے ایسے لوگوں کی جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے ہیں جسے اللہ ہدایت بخشتے ہیں وہی راہ راست پاتا ہے اور جس کو اللہ اپنی رہنمائی سے محروم کردے وہ ناکام و نامراد ہوکر رہتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں۔ ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں۔

(اعراف)

خبردار ہوجاؤ، اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے اور اسی کے ساتھ درگزر اور رحم بھی کرنے والا ہے، رسولؐ پر تو صرف پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔ آگے تمھارے کھلے اور چھپے سب حالات کا جاننے والا اللہ ہے۔

ان سے کہدو کہ پاک اور ناپاک بہرحال یکساں نہیں ہیں خواہ ناپاک کی بہتات تمھیں کتنا ہی فریفتہ کرنے والی ہو۔ پس اے لوگو! جو عقل رکھتے ہو اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو امید ہے کہ تمھیں فلاح نصیب ہوگی۔

اے ایمان لانے والو! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمھیں ناگوار ہوں۔ لیکن اگر تم انھیں ایسے پوچھوگے جب کہ قرآن نازل ہورہا ہے تو وہ تم پر کھولدی جائیں گی، وہ درگزر کرنے والا اور بردبار ہے۔ تم سے پہلے ایک گروہ نے اسی قسم کے سوالات کئے تھے پھر وہ لوگ ان ہی باتوں کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہوگئے۔

(المائدہ)

لوگوں کے لئے مرغوباتِ نفس، عورتیں، اولاد، سونے چاندی

کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آیند بنادی گئی ہیں، مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانہ ہے، وہ تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

کہو، میں تمھیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے؟ جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں ان کے لئے ان کے رب کے پاس باغ ہیں؟ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں انھیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہوگی، پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مالک، ہم ایمان لائے ہماری خطاؤں سے درگذر فرما۔ اور ہمیں آتشِ دوزخ سے بچا۔ یہ لوگ صبر استقامت اور تیاریوں سے کام لینے والے ہیں، راست باز ہیں، فرمانبردار اور فیاض ہیں اور رات کی آخر گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔

(آل عمران)

تم ان لوگوں کو عذاب سے محفوظ ہرگز نہ سمجھو، جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں کی تعریف انھیں حاصل ہو

حقیقی الواقع انہوں نے نہیں کئے ہیں حقیقت میں ان کے لئے دردناک سزا تیار رہے۔ زمین اور آسمان کا مالک اللہ ہے اور اس کی قدرت سب پہ حاوی ہے۔ زمین اور آسمان کی پیدائش اور رات اور دن کے باری باری سے آنے میں ان ہوشمند لوگوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کی ساخت پہ غور کرتے ہیں (وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں) پروردگار یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔

پس اے رب! ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا تو نے جسے دوزخ میں ڈالا اُسے درحقیقت بڑی ذلت اور رسوائی میں ڈال دیا۔ اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

(آل عمران)

جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے، اس کے لئے دنیا کی زندگی بڑی محبوب و دل پسند بنادی گئی ہے ایسے لوگ ایمان کی راہ اختیار کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مگر قیامت کے روز پرہیزگار لوگ ہی ان کے مقابلے میں عالی مقام ہوں گے رہا دنیا

کا رزق، تو اللہ کو اختیار ہے، جسے چاہے اُسے بے حساب دیدے

(البقرہ)

یاد کرو وہ وقت جب تم بہت تھوڑے تھے اور زمین میں تم کو بے زور سمجھا جاتا تھا تم ڈرتے رہتے تھے کہیں لوگ تمھیں مٹا نہ دیں پھر اللہ نے تم کو جائے پناہ مہیّا کر دی، اپنی مدد سے تمھارے ہاتھ مضبوط کر دئیے اور تمھیں اچھا رزق پہنچایا کہ شاید تم شکر گذار ہو۔

اے ایمان لانے والو! جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرنا اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہونا اور جان رکھو کہ تمھارا مال اور تمھاری اولاد حقیقت میں سامان آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس اجر دینے کے لئے بہت کچھ ہے۔

اے ایمان لانے والو! اگر تم خدا ترسی اختیار کرو گے تو اللہ تمھارے لئے فرقان (کسوٹی) بہم پہنچا دے گا۔ اور تمھاری برائیوں کو تم سے دُور کر دیگا۔ اور تمھارے قصور معاف کر دیگا اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔

(انفال)

رات کے اندھیرے اور دن کے اُجالے میں جو کچھ ٹھہرا ہے

وہ سب اللہ کا ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے کہو کہ اللہ کو چھوڑ کر کیا میں کسی اور کو سرپرست بنا لوں ؟ اس خدا کو چھوڑ کر جو زمین و آسمان کا خالق ہے اور جو روزی دیتا ہے روزی لیتا نہیں ہے۔

کہہ دو کہ مجھے تو یہ ہی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں اس کے آگے سر تسلیم خم کروں، اور تاکید کی گئی ہے کہ کوئی شرک کرتا ہے تو (کرے) تم بہر حال مشرکوں میں شامل نہ ہو۔

کہہ دو کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ڈرتا ہوں کہ ایک بڑے (خوفناک) دن مجھے سزا بھگتنی پڑے گی اس دن جو سزا سے بچ گیا اس پر اللہ نے بڑا ہی رحم کیا اور یہ ہی نمایاں کامیابی ہے اور اگر اللہ تمھیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ اپنے بندوں پر کامل اختیارات رکھتا ہے اور وہ دانا اور باخبر ہے۔

(انعام)

کہہ دو! کہ تمھارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے خواہ تم چھپاؤ خواہ ظاہر کرو، اللہ بہر حال اسے جانتا ہے زمین اور آسمان کی کوئی

چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے اور اُسی کا اقتدار ہر چیز پر حاوی ہے ، وہ دن آنے والا ہے جب ہر نفس اپنے کئے کا پھل حاضر پائے گا خواہ اُس نے بھلائی کی ہو خواہ بُرائی۔

اسی روز آدمی یہ تمنّا کرے گا کہ کاش ابھی یہ دن اُس سے بہت دُور ہوتا۔

اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا نہایت خیرخواہ ہے۔

(اے نبیؐ) کہدو! کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھاری خطاؤں سے درگذر فرمائے گا وہ بڑا رحم کرنے والا اور رحیم ہے
ان سے کہو کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت قبول کرو پھر اگر یہ دعوت قبول نہ کریں تو پھر یقیناً یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرے جو اُس کی اور اُس کی اطاعت سے انکار کرتے ہیں۔

(آلِ عمران)

اور کہدو! مومن عورتوں سے کہ اپنی نظریں بچاکر رکھیں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھلائیں بجز اس کے جو

ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے پلّو ڈالے رہیں اور اپنے شوہر، باپ، شوہر کے باپ، اپنے بیٹوں، شوہر کے بیٹوں بھائیوں، بھائیوں کے بیٹوں، بہنوں کے بیٹوں، اپنے (گھر کی) عورتوں یا اپنے مملوکوں اور زیردستوں کے سوا جو عورتوں کی مستور چیزوں سے بھی آگاہ نہ ہوں اپنی زینت اور آرائش کو ظاہر نہ کریں اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ ان کی پوشیدہ زینت نمایاں ہوں، اور اے ایمان لانے والو! تم سب کے سب اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔

(النور)

اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو، اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔
تم میں سے جو لوگ بھی ان کو رفیق سمجھیں گے وہی ظالم ہوں گے اے نبیؐ کہہ دو! کہ اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارے عزیز و اقارب اور تمھارا مال جو تم نے حاصل کیا ہے اور تمھارے کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہو اور تمھارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، اگر اللہ

اور اُس کے رسولؐ سے اور جہاد فی سبیل اللہ سے عزیز تر ہیں تو پھر انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمھارے سامنے لے آئے اور یاد رکھو کہ اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت عطا نہیں کرتا۔

(توبہ)

جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا اس کا وہ ضابطہ ہرگز تسلیم نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نامرادوں میں ہوگا، کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو ہدایت بخشے جنھوں نے نعمت ایمان پا لینے کے بعد پھر کفر اختیار کیا حالانکہ وہ خود اس پہ گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق پر ہے اور اُن کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی ہیں۔

اللہ ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیا کرتا، اِن کے ظلم کا صحیح بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت برسے وہ اسی حالت میں ہمیشہ رہیں گے نہ اِن کی سزا میں تخفیف ہوگی اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی۔

البتہ وہ لوگ اس سے بچ جائیں گے جو توبہ کرکے اپنے طرزِ عمل

اصلاح کرلیں، اللہ بخشنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔ مگر جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے اِن کی توبہ بھی ہرگز قبول نہ ہوگی ایسے لوگ تو پکے گمراہ ہیں۔
(آل عمران)

اگر تم ان کو سیدھی راہ پر کرنے کے لئے کہو تو وہ تمھاری بات بھی نہیں سکتے بظاہر تم کو ایسا نظر کرتا ہے کہ وہ تمھاری طرف دیکھ رہے ہیں مگر فی الواقع وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔

اے نبی نرمی و درگزر کا طریقہ استعمال کرو معروف کی تلقین کئے جاؤ اور جاہلوں سے نہ الجھو، اگر شیطان کبھی تمہیں اکسائے تو اللہ سے پناہ مانگو وہ سننے اور جاننے والا ہے۔ حقیقت میں جو لوگ متقی ہیں ان کا حال تو یہ ہے کہ اگر شیطان کے اثر سے کوئی برا خیال انھیں چھو بھی جاتا ہے تو وہ چوکنے ہو جاتے ہیں اور پھر انھیں صاف نظر آنے لگتا ہے کہ ان کے لئے صحیح طریقہ کار کیا ہے۔
رہے ان (شیاطین) کے بھائی بند تو وہ انھیں ان کی کجروی میں کھینچے لئے جاتے ہیں اور انھیں بھٹکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔
(اعراف)

حمد

از حضرت خواجہ میر درد دہلویؒ

مقدور ہمیں کب تیرے وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

اس مسند عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے
کیا تاب گزر ہووے تعقل کے قدم کا

بستے ہیں ترے سایہ میں سب شیخ و برہمن
آباد تجھی سے تو ہے گھر دیر و حرم کا

ہے خوف اگرچہ جی میں تو ہے تیرے غضب سے
اور دل میں بھروسہ ہے تو ہے تیرے کرم کا

مانند حباب آنکھ تو اے درد کھلی تھی
کھینچا نہ پر اس بحر میں عرصہ کوئی دم کا

سیدنا و مولانا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

احادیث مقدسہ

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رزق کی طرح دین کی سعادت بھی اللہ ہی نے تقسیم فرمائی ہے۔ رزق خدا اپنے دوست دشمن دونوں کو بخشتا ہے مگر دینی سعادت میں صرف اسی شخص کا حصہ رکھا ہے جس میں طبعاً یہ رغبت دیکھی۔ بخدا کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کے زبان اور دل میں یکساں طور پر اسلام نفوذ نہ کرے اسی طرح کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کے ہمسائے اس کے شر سے محفوظ نہ رہیں اور اسی طرح حرام کی کمائی راہ خدا میں خرچ کر کے برکت کی امید بے سود ہے ایسے مال سے قبول صدقہ تو ایک طرف رہا وہ تو الٹا جہنم کا توشہ ہوگا اللہ برائی کی تلافی بدی سے نہیں کرتا بلکہ بھلائی سے کرتا ہے کیونکہ بدی کا علاج بدی نہیں ہے۔ (احمد)

حضرت مقدامؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مومن کا خود اس کی اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب تر ولی ہوں۔ لہذا جو شخص کوئی قرض یا واجب الادا مال چھوڑ جائے اس کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں۔ اور جو ترکہ چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا حق ہے۔

جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا میں ولی ہوں اس کے مال کا وارث بھی میں ہونگا۔ اور اس کے اسیر کو بھی میں چھڑاؤں گا (دوسری روایت میں ہے) کہ جو بال بچے چھوڑ جائے اس کا میں ذمہ دار ہوں اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا میں وارث ہوں اس کے مال کا بھی اور اس کا خون بہا بھی میں ادا کرونگا۔

(ابو داؤد)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! خدا ترسی اختیار کرو یہ ایسی تجارت ہے کہ تمھارے پاس بلا مال اور بلا دوکان رزق آئے گا اس کے حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ۔

جو شخص خدا ترسی اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے سبیل پیدا کر دیگا اور بے گمان رزق پہنچائے گا۔

(ریاض السنہ)

حضرت مستورد ابن شداد سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص ہمارے عمال میں ہو وہ شادی کرلے اور اگر اس کے پاس کوئی خادم نہ ہو تو خادم رکھ لے اور اگر اس کے پاس گھر نہ ہو تو گھر بنالے جو اس سے زیادہ کچھ بنائے گا وہ یا تو مسرف (فضول خرچ) ہوگا یا چور

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقوق علم ادا کرنے کی ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو مال کی خیانت سے علم کی خیانت اور زیادہ معیوب ہے حشر میں اللہ اس کا بھی حساب لے گا۔

(ریاض السنہ)

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ تم میں سے جس شخص کو کوئی بات خلاف مرضی الہٰی دنیا میں نظر آئے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے اس کو ٹھیک کر دے اگر اس کی قدرت نہ ہو تو زبان ہی سے کام لے اور اس کا بھی یارا نہ ہو تو دل ہی سے سہی۔ مگر یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جو کسی شخص کے اندر یکجا ہوں تو وہ پکا منافق ہوتا ہے اور اگر کسی میں ایک خصلت پائی جائے تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہو گی۔

(۱) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

(۲) بات کرے تو جھوٹ بولے۔

(۳) اگر کوئی عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور

(۴) جب جھگڑے تو حد سے تجاوز کر جائے۔

(صحاح ستہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ جو کسی شخص کی ہدایت کی طرف دعوت دے اس کا اجر ویسا ہی ہے۔ جیسے اس پر عمل کرنے والے کا، بجز اس کے کہ عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی واقع ہو۔ اور جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دے اس کا گناہ بھی ویسا ہی ہے جیسے اس پر عمل کرنے والے کا۔ بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے بوجھ میں کوئی کمی آئے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کا جوڑ جوڑ اسی کے حق میں صدقہ ہے ہر روز دن جس میں سورج طلوع ہو اور تم کسی دو کے درمیان عدل کرو تو یہ عدل بھی صدقہ ہے اگر کسی آدمی کو سوار ہونے میں یا اس کا اسباب لادنے میں مدد دو تو یہ بھی صدقہ ہے پاکیزہ بات کسی سے کہو تو وہ بھی صدقہ ہے۔ حتیٰ کہ راستے سے کوئی ایذا رساں چیز ہٹا دو تو یہ عمل بھی صدقہ ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی شخص کا اپنی پیٹھ پر لکڑ کا گٹھا رکھ لینا اور اسے بیچ لینا اس سے کہیں بہتر ہے کہ کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرے۔ پھر بھی وہ چاہے تو دے اور چاہے تو نہ دے۔

(صحاح ستہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھوٹی قسم سے سودے کی نکاسی تو ہو جاتی ہے لیکن کسبِ حلال ستیاناس ہو جاتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے بھائی کی آبرو یا کسی اور چیز کو نقصان پہنچایا ہو وہ اس کی تلافی آج ہی کرائے یعنی قبل اس کے کہ کوئی درہم و دینار سود مند ہو سکے (اس دن یہ ہوگا کہ) ظالم کے پاس اگر عمل صالح ہوا تو بقدر اس کے ظلم کے اس سے عمل صالح لیکر مظلوم کو دیدیا جائے گا اور اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو

مظلوم کی برائیاں لیکر ظالم کے سر ڈالدی جائیں گی۔

(ریاض السنۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلم وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کی ذات سے لوگوں کی جان و مال کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

(بخاری، ترمذی)

حضرت کعب بن عیاضؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کے لیے ایک ذریعہ آزمائش ہوتا ہے میری امت کا ذریعہ آزمائش مال ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسد سے بچو، یہ نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باہم عفو و درگذر سے کام لیا کرو اس سے باہمی کینے دور ہو جاتے ہیں۔

(ریاض السنہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلم یا مومن وضو کرنے کے لئے منہ دھوتا ہے تو پانی سے اس کی نظر کی خطائیں دھل جاتی ہیں اسی طرح ہاتھ دھونے سے ہاتھ اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ دھل جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ گناہوں اور آلودگیوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

(ترمذی)

حضرت عیاضؓ ابن حمار سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ نے مجھے یہ وحی کی ہے کہ تم سب ایسا انکسار پیدا کرو کہ کوئی ایک دوسرے پر زیادتی کرے نا فخر

(ابو داؤد)

حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فی سبیل اللہ قتل ہونا تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے بجز امانت کے، امانت، نماز، روزے اور گفتگو میں بھی ہوتی ہے جس کا تعلق سونپی جانے والی چیزوں سے ہے۔

(ریاض السنّہ)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تاجر کے لئے رزق حلال ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے کے لئے لعنت ہے۔

(ریاض السنّہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص کسی مومن کی ایک دنیاوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی ایک تکلیف دور کر دیگا اور جو کسی تنگدست کی تنگدستی کو دور کر دے اللہ دنیا اور آخرت دونوں میں اس کی تنگدستی دور فرما دیگا۔

اور جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی ستر پوشی کرے گا۔ اللہ بندے کی مدد اس وقت تک

تک تیار رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ر
(مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
تم میں سے ہر شخص راعی (چرواہے) کی حیثیت رکھتا ہے
اس سے اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی رہنما ایک
ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں بازپرس ہو
مرد اپنے بال بچوں کا راعی ہے اور اسی سے اس کی رعیت
بازپرسی ہوگی۔
عورت اپنے شوہر کی گھر کی راعی ہے اور اس سے اور ا
کی بازپرس ہوگی۔
ملازم اپنے آقا کے مال کا راعی ہے اور اس سے اس کی ر
کی بازپرس ہوگی۔
میں نے ان تمام راعی اور رعیت کا ذکر حضورؐ کی زبان سے
ہے اور مجھے خیال آتا ہے کہ میں نے حضورؐ کو یہ بھی کہتے سنا
کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا بھی راعی ہے اور اس سے اس

ہوگی غرض تم سے ہر شخص راعی ہے اور اپنے دائرے اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ حضور اکرم اللہ علیہ وسلم نے میرے شانوں پہ ہاتھ مار کر فرمایا کہ اے! اگر کہیں کے امیر یا منشی (سکریٹری) یا چودھری بنے بغیر تو سمجھو کہ تم نے فلاح حاصل کرلی۔

(ابوداؤد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا مرکز' فکر آخرت ہو' اللہ اس دل میں غنا پیدا کردیتا ہے اور اس منتشر شیرازے کو سمیٹ ہے اور دنیا ذلیل ہوکر اس کے پاس آتی ہے اور جس کی ساری توجہ دنیا کی طرف ہو اس کی محتاجی کو اس کی آنکھوں درمیان رکھ دیتا ہے اس کے پاس بھی دنیا آتی ہے مگر ہی ہی جتنی اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ سُنی جاتی ہے حضور نے فرمایا وہ دُعا جو رات کے آخری حصے میں کیجاتی ہے اور وہ دُعا جو فرض نماز کے بعد ہو۔

(ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سُنا ہے کہ میں شب اسریٰ ایسے لوگوں کے پاس سے گذرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچی سے کاٹے جارہے تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ اُنھوں نے کہا یہ آپ کی اُمت وہ مقررین ہیں جو کہتے تھے لیکن عمل نہیں کرتے تھے

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین نام ہے بہی خواہی کا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کس کی بہی خواہی کا؟ حضورؐ نے فرمایا "اللہ کی، اس کی کتاب کی اور مسلمانوں کے اماموں کی بہی خواہی کا" اور مسلمان تو دوسرے

مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس کی امداد سے پہلو تہی کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے۔ اور نہ اس پر ظلم کرتا ہے تم میں ہر شخص دوسرے کا آئینہ ہے لہذا جب اُسے تکلیف میں دیکھے تو اُس کی تکلیف کو دور کر دے۔

(ترمذی)

حضرت عدیؓ ابن حاتم سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر فاقے کی شکایت کی، پھر دوسرے نے آکر راہ میں لوٹ مار ہونے کی شکایت کی۔ حضور نے فرمایا اے عدی تم نے "حیرہ" دیکھا ہے میں نے عرض کیا کہ دیکھا تو نہیں، لیکن اس کے بارے میں کچھ معلومات رکھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا اگر تمھاری زندگی رہی تو دیکھ لوگے کہ ایک عورت حیرہ سے سفر کرتی ہوئی طواف کعبہ کے لئے آئے گی اور بجز اللہ کے اور کسی کا خوف اسے نہ ہوگا میں نے اپنے دل میں کہا کہ بنی طے کے وہ ڈاکو کدھر جائیں گے جنھوں نے فساد برپا کر رکھا ہے حضورؐ نے فرمایا تمھاری زندگی رہی تو دیکھنا تم لوگ کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر بھی قابض ہو جاؤ گے۔

میں نے پوچھا کسریٰ بن ہرمز؟ حضورؐ نے فرمایا ہاں کسریٰ ابن ہرمز اور اگر تمھاری زندگی رہی تو دیکھ لوگے کہ ایک شخص اپنی مٹھی میں سونا چاندی لیکر نکلے گا اور تلاش کرتا پھرے گا۔ کہ کوئی اس سے یہ قبول کرے، مگر کوئی لینے والا نہ ہوگا (یعنی کہ کوئی غریب باقی نہ رہے گا جو زکوۃ لے)۔

(بخاری)

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باہمی یگانگت محبت و رحمت اور لطف و کرم میں اہلِ ایمان کی مثال ایک جسم کی سی ہے اگر اس کے ایک عضو میں کوئی تکلیف ہو تو سارا جسم ہی شب بیداری اور بخار میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے تو آپ نے فرمایا کہ کھانا کھلاؤ اور جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو سب کو سلام کرو۔

(بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس (پاک ذات) کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں

(بخاری شریف)

حضرت انسؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ یہ تین باتیں جس کسی میں ہوں گی۔ وہ ایمان کی شیرینی (کا مزہ) پائے گا۔ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور جس کسی سے محبت ہو تو اللہ ہی کے لئے اس سے محبت کرے۔ اور کفر میں واپس جانے کو ایسا سمجھے، جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ہر کوئی برا سمجھتا ہے۔

(بخاری شریف)

حضرت ابو موسےٰ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کون سا اسلام افضل ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ (اس شخص کا اسلام) جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں۔

(بخاری شریف)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم

نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مسلمانوں کا اچھا مال بکریاں ہوں گی۔ جن کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں چلا جائے، اپنے دین کو فتنوں سے بچائے

(بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلام میں خوبی پیدا کر لیتا ہے تو جو نیکی وہ کرتا ہے وہ اس کے لئے دس گنے سے لے کر سات سو گنے تک لکھی جاتی ہے (اور) جو برائی وہ کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے اتنی ہی لکھی جاتی ہے۔

(بخاری شریف)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) ان کے پاس آئے اور ان کے پاس (اسوقت) کوئی عورت (بیٹھی ہوئی) تھی۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہے۔ عائشہؓ بولیں کہ یہ فلاں عورت ہے (اور) اس کے نماز (کی کثرت) کا حال بیان کرنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو (دیکھو تم اپنے ذمہ) اسی قدر اعمال رکھو۔ جن کی ہمیشہ کرنے کی تم کو طاقت ہو۔ اس لئے کہ اللہ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا۔ تاوقتیکہ تم (عبادت کرنے سے) تھک جاؤ۔ اور اللہ کے نزدیک (سب سے) زیادہ محبوب وہ دین (کا کام) ہے۔ جس پر اس کا کرنے والا مداومت کرے (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو کوئی شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ہمراہ ایمان دار ہو کر ثواب سمجھ کر جاتا ہے اور جب تک اس پر نماز نہ پڑھ لی جائے اور اس کے دفن سے فراغت نہ کر لی جائے ۔ اس کے ہمراہ رہتا ہے تو وہ دو حصہ ثواب لے کر لوٹتا ہے ۔ ان میں کا ہر حصہ احد (پہاڑ) کے برابر ہوتا ہے ۔ اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھے ، پھر قبل اس کے کہ وہ دفن کیا جائے ۔ لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے ۔

(بخاری شریف)

حضرت ابومسعودؓ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب مرد اپنی بی بی پر ثواب سمجھ کر خرچ کرے تو وہ اس کے حق میں صدقہ (کا حکم) رکھتا ہے ۔

(بخاری شریف)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا کہ تم اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جو کچھ خرچ کرو گے (قلیل یا کثیر) اس کا ثواب تمہیں ضرور دیا جائے گا ۔ یہاں تک کہ جو (لقمہ) تم اپنی بی بی کے منہ میں رکھو ۔ اس کا بھی ثواب ملے گا ۔

(بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) اسی حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں لوگوں سے (کچھ) بیان کر رہے تھے کہ ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ قیامت کب ہوگی۔؟ تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نے کچھ جواب نہ دیا اور اپنی بات) بیان کرتے رہے۔ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس کا کہنا سن (تو) لیا۔ مگر (چونکہ) اس کی بات آپ کو بری معلوم ہوئی۔ اسی سبب سے آپ نے جواب نہیں دیا۔ اور کچھ لوگوں نے کہا کہ (یہ بات نہیں ہے) بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں۔ یہاں تک جب آپ اپنی بات ختم کر چکے۔ تو فرمایا کہ کہاں ہے (میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد یہ لفظ تھے قیامت کا پوچھنے والا۔؟ سائل نے کہا یا رسول اللہ! میں (یہاں) ہوں۔ آپ نے فرمایا جس وقت امانت ضائع کر دی جائے تو تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے پوچھا کہ امانت کا ضائع کرنا کس طرح ہوگا۔ آپ نے فرمایا جب کام نا قابل کے سپرد کیا جائے۔ تو تو قیامت کا انتظار کرنا۔

(بخاری شریف)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (قتادہؒ) سے کہا (آج) میں تم سے ایک حدیث ایسی بیان کروں گا۔ کہ میرے بعد کوئی تم سے بیان نہ کرے گا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے اور جہل غالب آجائے اور زنا علانیہ ہونے لگے

عورتوں کی کثرت ہو جائے اور مردوں کی قلت یہاں تک پہنچے کہ پچاس عورتوں کا نگران صرف ایک مرد ہوگا۔

(بخاری شریف)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں یہ ہے کہ علم اٹھ جائے اور جہل پھیل جائے اور شراب نوشی ہونے لگے اور زنا علانیہ ہونے لگے۔

(بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہؓ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (آئندہ) زمانہ میں علم اٹھا لیا جائے گا۔ اور جہل اور فتنے غالب ہو جائیں گے اور ہرج بہت ہوگا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے ترچھا اشارہ کر کے فرمایا۔ اس طرح گویا آپ کی مراد (ہرج سے) قتل تھی۔

(بخاری شریف)

حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے (آکر) کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں عنقریب نماز (جماعت کے ساتھ) نہ پا سکوں گا۔ کیوں کہ فلاں شخص ہمیں (بہت) طول لا طویل پڑھایا کرتا ہے۔ ابومسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نصیحت کرنے میں اس دن سے زیادہ کبھی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غضب میں نہیں دیکھا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! تم (ایسی سختیاں کرکے لوگوں کو دین سے) نفرت دلانے والے ہو (دیکھو) جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے۔ اسے چاہیئے کہ (ہر رکن کے ادا کرنے میں) تخفیف کرے اس لئے کہ مقتدیوں میں مریض بھی ہیں۔ اور کمزور بھی ہیں اور ضرورت والے بھی ہیں

(بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ قیامت کے دن ان سب لوگوں سے زیادہ بہرہ مند آپ کی شفاعت سے کون ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک مجھے خیال تھا کہ اے ابوہریرہ تم سے پہلے کوئی یہ بات مجھ سے نہ پوچھے گا۔ اس وجہ سے کہ میں نے تمہاری حرص حدیث (کے دریافت کرنے) پر دیکھ لی ہے۔ سب سے زیادہ بہرہ مند میری شفاعت سے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا۔ جو اپنے خالص دل سے یا اپنے خالص جی سے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہہ دے۔

(بخاری شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اوپر جھوٹ نہ بولنا۔ کیوں کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا۔ اسے چاہیئے کہ آگ میں داخل ہو جائے۔

(بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہؓ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لے۔ مگر میری کنیت (جو ابوالقاسم ہے) نہ رکھو اور (یقین کر لو کہ) جس نے مجھے دیکھا خواب میں تو یقیناً اس نے مجھے دیکھ لیا۔ اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ اور جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے تو اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تلاش کرے۔

(بخاری شریف)

حضرت انسؓ ابن مالک کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی حال میں دیکھا کہ نماز کا وقت آگیا تھا اور لوگوں نے پانی وضو کے لئے ڈھونڈا۔ کچھ نہیں پایا تو حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ بس آپ نے اسی برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی ابل رہا ہے۔ یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا

(بخاری شریف)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں میں عذاب ہو رہا ہے اور کسی دشوار بات پہ عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ایک تو ان میں سے پیشاب سے

نہ بچتا تھا۔ اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر شاخ لی۔ اور اسے چیر کر دو (ٹکڑے) کر دیئے اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ نے کیوں کیا۔؟ فرمایا امید ہے کہ جب تک یہ دونوں (لکڑیاں) خشک نہ ہوں ان پر عذاب کم ہے۔

(بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کو جو زخم اللہ کی راہ میں پہنچایا جاتا ہے۔ وہ قیامت کے دن اپنی اسی تازگی کی حالت میں ہوگا۔ جیسا کہ اس وقت تھا) جب وہ لگایا گیا تھا۔ (یعنی) خون بہے گا۔ رنگ تو خون کا سا ہوگا۔ اور خوشبو اس کی مشک کی سی ہوگی۔

(بخاری شریف)

حضرت عائشہؓ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو پینے کی چیز نشہ کرے وہ حرام ہے۔

(بخاری شریف)

حضرت انس ابن مالک کہتے ہیں کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اس کے بعد منبر پر چڑھ گئے اور نماز کے اور رکوع کے بارہ میں فرمایا کہ میں یقیناً تمہیں پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں۔

جیسا تمہیں (آگے سے) دیکھتا ہوں۔

(بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہؓ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ جماعت کی نماز، گھر کی نماز۔ اور اپنے بازار کی نماز سے پچیس ۲۵ درجے (ثواب میں) زیادتی رکھتی ہے۔ اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور مسجد میں محض نماز ہی کا ارادہ کر کے آئے تو وہ جو قدم رکھتا ہے۔ اس پر اللہ ایک درجہ اس کا بلند کرتا ہے۔ یا ایک گناہ اس کا معاف کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو نماز میں (سمجھا جاتا) ہے۔ جب تک کہ نماز اسے روکے اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اس مقام میں ہے۔ جہاں نماز پڑھتا ہے۔ فرشتے یوں دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اسے بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر۔ (یہ دعا اس وقت تک رہتی ہے) جب تک کہ وہ وہاں حدث نہ کرے۔ اور (بے وضو نہ ہو)

(بخاری شریف)

حضرت عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی کریم حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ اللہ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا نماز جو اپنے وقت پر (پڑھی گئی) ہو۔

ابن مسعودؓ نے کہا۔ اس کے بعد کون ؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد والدین کی اطاعت کرنا۔ ابنِ مسعودؓ نے کہا اس کے بعد کون ؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے اس قدر بیان فرمایا اور اگر میں آپ سے زیادہ پوچھتا تو آپ زیادہ بیان فرماتے

(بخاری شریف)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اقوال

حکمران دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ بدبخت ہوتے ہیں

میری اطاعت کرو۔ جب تک میں اللہ کے احکام کی اطاعت کروں اگر میں اس کے احکام کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت فرض نہیں۔

جو شخص اللہ کا مددگار ہوگا۔ اللہ بھی اس کی مدد کرے گا۔ لیکن جو انکار کرے گا اور ناشکری کا ثبوت دے گا۔ اللہ بھی اسے چھوڑ دے گا۔

جب تک فرض عبادات کی بجا آوری نہ کی جائے نفلی عبادتیں

قبول نہیں ہوتیں ۔

جس شخص کے پلڑے قیامت کے دن بھاری ہوں گے. وہ دنیا میں یقیناً نیک اعمال بجالانے والا ہوگا. کیونکہ حق کی بجاآوری کے بغیر پلڑوں کا بھاری ہونا غیر ممکن ہے ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اقوال

اپنے راز کو پوشیدہ رکھنے والا اپنی سلامتی پر قابو پاتا ہے ۔

مشتبہ کمائی گدائی سے بہتر ہے

ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت نیک بیوی ہوتی ہے ۔

خضوع و خشوع کا تعلق دل سے ہے نہ کہ ظاہری حرکات سے ۔

رزق کے لئے دعا کرنا اور بیٹھے رہنا کسی مسلمان کے لئے زیبا نہیں ۔

تم کو معلوم ہے کہ آسمان سے سونا چاندی نہیں برستا

تین چیزوں سے محبت بڑھتی ہے۔ سلام کرنا۔ دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔ مخاطب کو اچھے نام سے پکارنا۔

طالب دنیا کو علم پڑھانا ڈاکو کو تلوار دینا ہے۔

اگر میں محنت سے روزی تلاش کرتا ہوا مرجاؤں تو خدا کی راہ میں مجھے غازی ہو کر مرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

کسی کے اخلاق پر بھروسہ نہ کرو۔ جب تک اس کو غصہ کی حالت میں نہ دیکھ لو

طمع کرنا مفلسی بے غرض ہونا امیری۔ اور بدلہ نہ لینا صبر ہے

حلال و حرام جمع ہوں تو حرام غالب ہوتا ہے۔ چاہے تھوڑا ہی ہو۔

عزت دنیا مال سے اور عزت آخرت اعمال سے ہے۔

زنا کی کثرت سے زلزلہ آجاتا ہے۔ حکام کے ظلم سے قحط پڑتا ہے

سب سے زیادہ جاہل وہ ہے۔ جو آخرت کو دنیا کے عوض بیچ ڈالے اور اس سے بھی بڑا جاہل وہ ہے۔ جو دوسرے (یعنی وارث) کی دنیا کے لئے اپنی آخرت برباد کر دے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اقوال

دنیا کے رنج و غم سے دل میں تاریکی پیدا ہوتی ہے۔ اور آخرت کے فکر و اندوہ سے دل میں نور کا ظہور ہوتا ہے۔

چار چیزیں ایسی ہیں جن کا ظاہر درجہ فضیلت رکھتا ہے اور باطن فرض کا حکم رکھتا ہے۔

۱۔ خدا کے نیک بندوں سے رابطہ تعلق اور میل جول رکھنا تو فضیلت ہے لیکن ان کے نقش قدم پہ چلنا فرض ہے

۲۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنا تو فضیلت ہے لیکن اس پر عمل کرنا فرض ہے

۳۔ مزارات اولیاء کی زیارت کرنا تو فضیلت ہے۔ لیکن خود قبر میں جانے کی تیاری کرنا فرض ہے۔

۸۲۔ بیمار کی عیادت کرنا فضیلت ہے لیکن اس سے عبرت حاصل کرنا فرض ہے۔

اللہ کے ساتھ تجارت کرو تو بہت نفع ہوگا۔

سب سے زیادہ بربادی یہ ہے کہ کسی کو بڑی عمر ملے اور وہ سفرِ آخرت کی تیاری نہ کرے۔

تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔

بعض اوقات جرم معاف کرنا مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔

محب اللہ کو تنہائی محبوب ہوتی ہے

تعجب ہے اس پر جو دوزخ کو برحق جانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے

دنیا جس کے لئے قید خانہ ہو۔ قبر اس کے لئے باعثِ راحت ہوگی۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اقوال

بڑے گروہ کے ساتھ ملے رہو۔ جماعت کو خدا کی تائید حاصل ہوتی ہے خبردار فرقہ بندی سے بچے رہنا۔ جو شخص جماعت سے الگ ہو جاتا ہے وہ شیطان کے قابو میں آجاتا ہے۔ جیسے کہ ریوڑ سے الگ بکری بھیڑیے کی غذا بن جاتی ہے۔ خبردار جو شخص فرقہ بندی کا داعی ہو۔ اسے قتل کر دو۔ خواہ وہ میری ہی دستار کے نیچے ہو۔

بہشت اسی کی طالب ہے۔ جو علم کی دھن اور تلاش میں لگا رہتا ہے۔ دوزخ اس کا انتظار کرتی ہے جو گناہ کرتا رہتا ہے۔

دنیا میں قابلِ قبول نعمت اسلام، پسندیدہ شغل عبادت اور باعثِ عبرت موت ہے

گذشتہ بندگانِ حق ایک دوسرے کو تین باتوں کی تاکید کرتے تھے۔ اور لکھوایا بھی کرتے تھے۔

۱۔ جو شخص آخرت کے کاموں میں لگا رہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی دین و دنیا کی ضروریات کے کفیل ہو جاتے ہیں۔

۲۔ جو اپنے باطن کو سنوارے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے ظاہر کو بھی آراستہ کر دیں گے۔

۳۔ جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ درست معاملہ کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے معاملات لوگوں کے ساتھ درست کر دیں گے۔

بندے کو چاہیئے کہ اپنے رب کے سوا کسی سے کوئی امید نہ رکھے۔ اور اپنے گناہوں کے سوا اور کسی چیز کا خوف نہ کرے۔

جس کی زبان شیریں ہو گی۔ اس کے بھائی بہت ہوں گے

حکایات اولیائے کرام

حضرت خواجہ غریب نواز رح نے فرمایا کہ کوئی شخص نماز کی پابندی کے بغیر بارگاہِ رب العزت میں مقبول نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ نماز مومن کی معراج ہے اور نماز ہی خدا سے ملاقی ہے۔ نماز ایک راز ہے۔ جو بندہ اپنے خالق سے کہتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

نماز پڑھنے والا اپنے رب سے راز کہتا ہے (دلیل العارفین)

حضرت خواجہ غریب نواز رح نے فرمایا ہے کہ جو شخص صحبتِ حرام (زناہ) کے بعد غسل کرے گا۔ اس کے بدن کے ہر بال کے لئے ایک برس کے گناہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جائیں گے۔ اور اس کے بدن سے پانی کا جو قطرہ ٹپکے گا۔ اس میں سے اللہ تعالےٰ ایک شیطان پیدا کرے گا۔ ایک برس جو بدیاں اُن شیطان سے سرزد ہوں گی۔ وہ اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

(دلیل العارفین)

خدمتی کے بارے میں حضور خواجہ غریب نواز نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھلائے۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس شخص اور دوزخ کے درمیان سات پردے حائل کر دے گا۔ ہر پردے کی وسعت پانچسو برس کی وسعت کی ہوگی (دلیل العارفین)

حضرت شیخ ابو یزید قرطبیؒ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا تھا کہ جو کوئی "لا الٰہ الا اللہ" ستر ہزار بار پڑھے تو اس کو دوزخ سے نجات ہو جائیگی میں نے بخیالِ برکت اس وعدے کے یہ عمل اپنی بی بی کے لئے بھی کیا اور اپنے لئے بھی چند نصاب پورے کئے جنہیں اپنا ذخیرۂ آخرت سمجھتا تھا ان دنوں ہمارے حجرے میں رہتے تھے۔ مشہور تھا کہ انہیں بعض اوقات جنت اور دوزخ کا کشف ہو جاتا ہے۔ اور ساری جماعت باوجود صغیر سنی کے ان کی تعظیم کرتی تھی۔ مگر میرے ذہن میں کچھ ان کے متعلق شبہ تھا۔

اتفاقاً بعض برادران نے دعوت کر کے اپنے گھر بلایا۔ جب ہم کھانا تناول کر رہے تھے اور وہ شخص بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ناگاہ انہوں نے ایک بھیانک آواز سے چیخ ماری۔ اور ان کا سانس پھولنے لگا اور کہنے لگے۔ اے چچا! میری ماں دوزخ میں ہے اور وہ ایسی شدت سے چیخ رہے تھے کہ ان کی چیخوں سے سننے والے کو گمان ہوتا تھا کہ یہ کسی مصیبت ہی کی وجہ سے چیخ رہا ہے۔ جب میں نے ان کی گھبراہٹ دیکھی۔ تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ آج اس شخص کی

کی سچائی کا تجربہ کروں چنانچہ میرے دل میں خیال ہوا کہ ایک نصاب ستر ہزار کلمہ لا الہ الا اللہ جس کو میں نے پڑھا اور اسے سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا اس کی ماں کا فدیہ کروں اور میں نے جی میں یہ بھی کہا کہ حدیث صحیح ہے اور اس کے راوی صادق ہیں یا اللہ ستر ہزار بار اس عورت پر قربان کرتا ہوں جو اس جوان کی ماں ہے ابھی یہ خیال پورا بھی نہ کرنے پایا تھا کہ اس نے کہا کہ اے چچا وہ دوزخ سے نکالی گئی:

الحمد للہ اس سے مجھے دو فائدے ہوئے۔ ایک اس حدیث کے صدق پر ایمان ہو گیا اور دوسرا اس جوان کے متعلق جو شبہ تھا وہ جاتا رہا۔ اور اس کے سچا ہونے کا یقین ہو گیا۔

حضرت حاتم اصمؒ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اپنی عمر کس کام میں صرف کی فرمایا چار چیزوں میں ایک تو یہ کہ میں جانتا تھا کہ اللہ کی آنکھ سے میں چھپ نہیں سکتا پس مجھے شرم آئی کہ اس کے سامنے میں اس کی نافرمانی کروں ۔ دوسرے میں نے جان لیا کہ میرا رزق مجھ سے تجاوز نہ ہوگا اور اللہ نے اس کا ذمہ بھی لے لیا ہے تو میں نے اسی پر اعتماد کر لیا اور اس کی طلب ترک کر کے بیٹھ رہا۔ ——

تیسرے میں نے جان لیا کہ مجھ پر چند فرائض ہیں جنہیں سوائے میرے دوسرا ادا نہیں کر سکتا اور ان میں مشغول ہو گیا ۔ چوتھے میں نے جان لیا کہ میری اجل معین ہے جو میری طرف بھاگی آرہی ہے تو میں بھی اس کی طرف دوڑنے لگا اور آخرت کی تیاری کرنے لگا اب میں مشغول ہوں اس چیز کی فکر میں ہوں جو مجھے اللہ تعالیٰ کی جناب سے ملنے والی ہے، ثواب یا عذاب رحم یا کرم وغیرہ ۔

ایک بار سورہ فاتحہ کی برکات بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ غریب نواز اجمیریؒ نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ تمام امراض کی دوا ہے۔ جو شخص کسی مشکل بیماری میں مبتلا ہو۔ اگر نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان بسم اللہ کے ساتھ سورہ فاتحہ اکتالیس بار پڑھ کر اس پر دم کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس بیمار کو شفا دے گا۔

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سورہ فاتحہ ہر درد کو شفا بخشتی ہے۔ اس کے بعد حضرت نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید کسی سخت مرض میں مبتلا ہو گیا۔ بے شمار علاج کرائے۔ لیکن مرض سے پیچھا نہ چھوٹا۔ اور دو سال اسی مرض میں گزر گئے۔ آخر اس نے اپنے وزیر کو حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رح کی خدمت میں بھیجا۔ کہ حضرت سے میرے لئے دعا کرائیے۔ حضرت خواجہ فضیل کو ہارون الرشید کا حال سن کر رحم آگیا۔ اور آپ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا۔ اور اکتالیس بار سورہ فاتحہ پڑھ کر اس کے چہرہ پر دم کیا۔ اسی وقت خلیفہ کو صحت ہو گئی اور وہ نہایت شکر گزار ہوا۔

حضرت ابراہیم ادھمؓ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا دل تین حالتوں میں خدا کی طرف مائل نہ ہو۔ تو یہ اس امر کی نشانی ہے کہ اس پر دروازہ بند کیا جا چکا ہے۔ اول تلاوت قرآن کریم کے وقت، دوئم نماز کے وقت، سوئم ذکر الٰہی کے وقت۔

حضرت ابراہیم ادھم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ ایک غلام خریدا۔ اور اس سے اس کا نام پوچھا۔ غلام نے کہا میرا نام وہی ہے جس نام سے آپ مجھ کو پکاریں گے۔

پھر میں نے پوچھا کیا کھایا کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا جو کچھ آپ کھلائیں گے۔ پھر پوچھا کیا پہنتے ہو۔ جواب ملا جو کچھ آپ پہنائیں گے۔ پھر پوچھا تمہاری کیا خواہش ہے؟ پھر جواب ملا۔ غلام کی خواہش سے کیا مطلب فرماتے ہیں کہ اس کی یہ باتیں سن کر اپنے آپ سے میں نے کہا تھا تمام عمر خدا کی ایسی عبادت نہ نصیب ہوئی۔ اب مجھ کو عبادت کا ڈھنگ اس غلام سے سیکھنا چاہیئے۔

نقل ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت ابراہیم ادھمؒ سے عرض کیا کہ اے شیخ میں اپنے اوپر بہت ظلم کر چکا ہوں۔ مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا اگر تم منظور کرو تو چھ باتیں بتاتا ہوں۔

اوّل ـــــ یہ کہ جب حق تعالےٰ کی نافرمانی کرو تو خدا کی دی ہوئی روزی نہ کھاؤ۔ اس نے کہا پھر کہاں سے کھاؤں۔ فرمایا زیبا نہیں کہ جس کی روزی کھاؤ۔ اس کی نافرمانی کرو۔

دوئم ـــــ یہ کہ جب گناہ کرنے کا ارادہ کرو تو خدا کی بادشاہت

سے باہر نکل کر گناہ کرو۔ عرض کیا کہ ساری کائنات اسی کی ہے۔ کوئی کہاں جائے۔ فرمایا یہ نامناسب ہے کہ اسی کے ملک میں رہ کر گناہ کیا جائے۔

سوئم۔ یہ گناہ کسی ایسی جگہ کیا جائے۔ جہاں وہ دیکھ نہ سکے۔ کہا یہ ناممکن ہے۔ وہ دلوں کے بھید تک سے واقف ہے۔ فرمایا جب رزق اسی کا کھاؤ۔ اور اسی کے ملک میں رہو۔ تو پھر اس کے سامنے گناہ کرنا کہاں تک انصاف پر مبنی ہے۔

چہارم۔ یہ کہ جب موت کا فرشتہ آئے تو اس سے کہنا کہ ذرا توبہ کر لینے کی مہلت دے دو۔ عرض کیا کہ یہ بھی ناممکن ہے۔ وہ میرا کہا نہ مانے گا۔ فرمایا جب یہ حالت ہے تو اسی کے سامنے سے پہلے توبہ کرنی چاہیئے۔

پنجم۔ یہ کہ جب قبر میں منکر نکیر آئیں تو ان کو باہر نکال دینا۔ کہا میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ فرمایا پھر ان کے سوالوں کا جواب دینے کے لئے تیار رہو۔

ششم۔ یہ کہ قیامت کے دن حساب وکتاب کے بعد گنہ گاروں کو دوزخ کی طرف بھیجا جائے گا۔ تم دوزخ میں جانے سے انکار کر دینا۔ کہا یہ بھی ناممکن ہے۔ فرمایا تو پھر گناہ مت کرو۔

نقل ہے کہ ایک شخص حضرت ابراہیم ادھم کے پاس ہزار درم لایا۔

اور کہا کہ قبول فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ میں محتاجوں سے کچھ نہیں لیا کرتا اس نے کہا میں محتاج نہیں دولت مند ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تو اپنی دولت میں زیادتی کا خواہش مند نہیں؟ اس نے کہا ضرور ہوں فرمایا روپیہ اٹھالے محتاجوں کا سردار تو ہی ہے۔

نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابراہیم ادھمؒ سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول نہیں کرتا؟ آپ نے فرمایا کہ تم خدا تعالیٰ کو جانتے ہو لیکن اس کی اطاعت نہیں کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہو۔ مگر ان کی پیروی نہیں کرتے۔ قرآن کریم پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کھاتے ہو مگر شکر نہیں کرتے۔ جانتے ہو کہ دوزخ گنا ہگاروں کے لئے ہے۔ مگر اس سے نہیں ڈرتے۔ شیطان کو دشمن سمجھتے ہو مگر اس سے نہیں بھاگتے موت کو برحق سمجھتے ہو۔ مگر کوئی سامان نہیں کرتے۔ خویش و اقارب کو اپنے ہاتھوں زمین میں دفن کرتے ہو۔ لیکن عبرت نہیں پکڑتے۔ بھلا جو شخص اس طرح کا ہو اس کی دعا کیوں کر قبول ہو سکتی ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص حدیث

بیان کرتا ہے۔ تو میری آنکھیں اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابروِ مبارک پر لگی رہتی ہیں جس حدیث پر آپ ابرو کھینچ لیتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کی بزرگی کا شہرہ سن کر شیخ بوعلی سیناؒ خرقان پہنچے۔ مگر آپ کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ آپ کی بیوی سے پوچھا کہ شیخ کہاں ہیں۔ اس نے کہا اس ملحد زندیق کا کیا پوچھتے ہو؟ ان الفاظ سے بوعلی سیناؒ کا اعتقاد کچھ سست پڑ گیا۔ جب بیوی ہی ان کی منکر ہے تو اوروں کا کیا ذکر۔ غرض باہر چلے گئے۔ دیکھا جنگل میں ایک شیر سوار اور کچھ بوجھ رکھے تشریف لا رہے ہیں۔ بوعلی سینا نے پوچھا یہ کیا حالت ہے۔ فرمایا اگر ہم عورت کا بار نہ اٹھائیں۔ تو شیر ہمارا بوجھ کب اٹھا سکتے ہیں۔ یہ قول سن کر ان کا اعتقاد پھر بحال ہو گیا۔

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ فرماتے ہیں کہ جس قافلے میں ہم ہیں۔ اس قافلے کے آگے خود ذات باری تعالیٰ ہے اور آخر میں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم اور درمیان میں کتاب وسنت نبوی پس نہایت مبارک ہیں وہ لوگ جو اس قافلے میں ہیں۔

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی نے فرمایا ہے کہ خلقت کہتی ہے کہ یہاں سے عاقبت میں وہ چیز لے جاؤ جو وہاں کے لائق ہو اور حال یہ ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو وہاں لے جائی جاسکتی ہو۔ یہاں سے صرف غریبی اور نیستی ہی لے جائی جاسکتی ہے۔ اہل آسمان اور زمین کی اطاعت سے وہاں کیا زیادتی ہوگئی ہے جو تمہاری اطاعت سے ہو جائے گی۔ پس کس کے لئے اپنی اطاعت کی گردن بلند کرتے ہو۔ تم کو صرف اس قدر معاملہ درکار ہے کہ شریعت تمہاری دامن گیر نہ ہو اور صرف اسی قدر علم درکار ہے کہ امر و نہی کو پہچان لو یقین صرف اسی قدر درکار ہے کہ سمجھ لو تمہاری روزی تم تک ہر حال پہنچ جائے گی۔

حضرت ابوبکر وراق فرماتے ہیں آدمی تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) امراء۔ (۲) علماء۔ (۳) فقراء۔ جب امرا تباہ ہوتے ہیں تو خلقت کی معاشی تباہی ہو جاتی ہے۔ جب عالم تباہ ہوتے ہیں تو خلقت کا دین تباہ ہو جاتا ہے۔ جب فقرا تباہ ہوتے ہیں تو خلقت کا دل تباہ ہو جاتا ہے۔

حضرت قطب الاولیاء ابی اسحاق ابراہیم بن شہریار گازرونی رح

نے سنت در لیا ہے کہ

۱۔ تین چیزیں کبھی خطا نہیں پاسکے وہ تحصیل دین کی باتیں

دینی سوال

۲۔ کوشش کرو اگر تم ساتھیوں میں نہیں ہو سکتے۔ تو کم از کم ان کے دوست ہی بن جاؤ۔

۳۔ خدا کا دوست کبھی دنیا کا دوست اور دنیا کا دوست کبھی خدا کا دوست نہیں بن سکتا۔

۴۔ ایمان خاص ہے اور اسلام عام۔

حضرت ابو یعقوب بن اسحٰق النہرجوریؒ فرماتے ہیں کہ دنیا ایک دریا ہے جس کا کنارہ آخرت اور کشتی تقویٰ ہے۔ اور انسان اس دریا میں مسافر ہیں۔

حضرت ابن عطاؒ فرماتے ہیں

۱۔ سب سے بہتر وہ گناہ ہے جس کے بعد توبہ کی توفیق مل جائے

۲۔ باطن حق تعالیٰ کی نظر کا مقام ہے۔ اور ظاہر خلق کی نظر کی جگہ ہے۔

۳۔ جو چیز بندے کو آخرت سے دور رکھنے والی ہے وہ دنیا ہے۔
۴۔ منافق کی روزی کھانا پینا ہے۔ مگر مومن کی روزی ذکر دریافت کرنا ہے۔
۵۔ جس کی توبہ عمل سے ٹھیک ہوگی مقبول ہوگی۔
۶۔ کسی نے پوچھا کہ آپ روز کس قدر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے ہیں۔؟ فرمایا کہ پہلے تو ایک دن رات میں ختم کرتا تھا مگر اب چودہ سال ہونے کو آئے۔ ابھی تک سورہ انفال پر پہنچا ہوں امطلب یہ کہ اس سے پہلے غفلت میں پڑھتا تھا۔

حضرت احمد بن عاصم الانطاکی رح فرماتے ہیں:۔

۱۔ زہد کی چار علامتیں ہیں۔ اوّل خدا پر اعتقاد۔ دوم خلقت سے بیزاری، سوم حق کے لیئے اخلاص۔ چہارم، عزت دین کے واسطے ظلم برداشت کرنے کی طاقت۔

۲۔ پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں۔
۱۔ پیٹ کو خالی رکھنا۔
۲۔ اہل اصلاح کی ہم نشینی۔
۳۔ تہجد کی نماز

۴۔ گریہ صباحی

۵۔ تلاوت قرآن کریم

حضرت ابو حفص حدّاد فرماتے ہیں کہ

۱۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں ایک دن مروں گا۔ اور قیامت کے دن مجھ سے حساب لیا جائے گا۔ پھر بھی گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا۔ وہ اپنے اعمال و اقوال سے اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ اس کا ایمان موت اور حساب کتاب پر نہیں ہے۔

۲۔ ایک شخص نے آپ سے وصیت طلب کی۔ فرمایا صرف ایک دروازے کو پکڑ لو تاکہ تمام دروازے تم پر کھل جائیں۔ ایک سردار کی غلامی اختیار کر لو تاکہ تمام سردار تمہارے غلام ہو جائیں۔

ایک دفعہ ایک چور حضرت احمد خضرویہؒ کے گھر پر آیا۔ ہر چند کچھ تلاش کیا۔ مگر کچھ نہ ملا۔ جب وہ ناامید ہو کر لوٹنے لگا۔ تو فرمایا کہ ڈول لے کر پانی بھر اور وضو کر کے نماز میں مشغول ہو جا۔ جو کچھ ملیگا وہ تجھے بخش دیا جائے گا۔ تاکہ تو ہمارے گھر سے ناامید خالی نہ جائے اس نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو ایک شخص سو دینار لے کر آیا۔ آپ نے وہ دینار

چور کو دیتے ہوئے فرمایا۔ یہ تمہاری ایک رات کی نماز کا بدلہ ہے۔ یہ سن کر چور پر ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ فوراً توبہ کر کے آپ کا مرید ہو گیا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس چیز کو میں مجاہدات اور ریاضیات شاقہ میں تلاش کرتا پھرتا تھا۔ وہ میں نے گھر میں آسانی سے حاصل کر لی۔ یعنی ایک رات والدہ نے پانی طلب کیا۔ میں کوزہ میں پانی لینے گیا۔ مگر نہ ملا۔ پھر صراحی کو دیکھا وہاں بھی نہ تھا۔ چنانچہ نہر پر جا کر پانی لایا۔ مگر میری واپسی تک والدہ سو گئیں۔ میں اسی طرح کوزہ لئے کھڑا رہا۔ سخت سردی کے باعث کوزہ میں پانی جم گیا۔ جب والدہ بیدار ہوئیں تو انہوں نے مجھے یوں کھڑے دیکھ کر سبب دریافت کیا۔ میں نے عرض کیا کہ شاید آپ بیدار ہوں اور پانی طلب کریں۔ لیکن میں حاضر نہ ہوں۔ اس ڈر کی وجہ سے کھڑا رہا۔ یہ سن کر والدہ نے پانی پیا اور میرے حق میں دعا کی۔

نقل ہے کہ ایک دفعہ لوگوں نے ایک آتش پرست سے کہا کہ مسلمان ہو جا۔ اس نے کہا اگر مسلمانی یہی ہے جو بایزید بسطامی رح کی ہے تو مجھ میں مسلمان ہونے کی طاقت نہیں اور اگر مسلمانی وہ ہے جو تم

لوگوں کی ہے تو افسوس کہ میں اس پر یقین نہیں کر سکتا۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ بایزید بسطامی ؒ نے ایک امام کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد امام نے پوچھا آپ نہ تو کوئی کام کرتے ہیں نہ کسی سے کچھ لیتے ہیں۔ پھر کھاتے کہاں سے ہیں؟

فرمایا پہلے مجھے قضا کی نماز ادا کر لینے دو۔ ایسے شخص کی اقتدا میں نماز جائز نہیں جو روزی دینے والے کو نہیں جانتا۔

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک دفعہ ایک شوریدہ سر کو یہ کہتے سنا کہ خداوندا میری طرف دیکھ۔ آپ نے نہایت جوش میں آ کر کہا۔ تو بڑا اچھا منہ رکھتا ہے کہ وہ تیری طرف دیکھے۔ اس نے کہا اے شیخ! اسی لئے تو کہتا ہوں کہ میری طرف دیکھے تاکہ میرا منہ عمدہ ہو جائے۔ یہ بات آپ کو بہت پسند آئی اور کہا تو سچ کہتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی ؒ نے فرمایا کہ:-

۱۔ اللہ تعالےٰ کی محبت کا ایک ذرّہ، بہشت کے ہزاروں محلات اور قصور سے بدرجہا بہتر ہے۔

۲۔ دوزخ اس شخص کے لئے عذاب ہے جو خدا کو نہیں پہچانتا۔

ور قدر شناس لوگ دوزخ کے لئے عذاب ہیں۔
۱۔ اللہ تعالےٰ کی محبت فرض اور دنیا کا ترک کرنا سنت ہے۔

حضرت بشر حافیؒ اپنے زمانے کے مشہور بزرگ تھے۔ حضرت امام احمد حنبلؒ اکثر آپ کی خدمت میں آیا کرتے تھے۔ آپ کے شاگرد کہتے کہ آپ باوجود علم فقہ، حدیث اور اجتہاد میں بے نظیر عالم ہونے کے ایک دیوانے کے پاس جاتے ہیں یہ امر آپ کی شان کے خلاف ہے حضرت امام احمد نے فرمایا میں تمہاری نسبت اپنے علم کو بہتر جانتا ہوں۔ لیکن حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ تعالےٰ کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔

حضرت بشر حافی نے فرمایا کہ :۔

۱۔ کہ جو شخص نام و نمود اور شہرت کا طالب ہے وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتا۔
۲۔ اہلِ دنیا کو سلام کرو، لیکن ان سے سلام کی توقع نہ رکھو۔
۳۔ بخیل کو دیکھنے سے دل سخت ہوتا ہے۔
۴۔ اگر اللہ تعالےٰ کی عبادت کی طاقت نہیں تو پھر گناہ بھی نہ کرو

نقل ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام جعفر صادق رضی کی خدمت میں حضرت داؤد طائی رح تشریف لائے اور کہا اے ابن رسول اللہ! مجھ کو کچھ نصیحت کیجئے۔ کیوں کہ میرا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو زاہد زمانہ ہے۔ تجھے میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالے نے آپ کو ہم سب پر بزرگی بخشی ہے۔ اور نصیحت کرنا آپ پر فرض ہے۔

آپ نے فرمایا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے جد بزرگوار (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں مجھ سے یہ سوال نہ کریں کہ کیوں تم نے میرا حق ادا نہ کیا۔ نجات نسبت پر مبنی نہیں ہے بلکہ نیک اعمال پر منحصر ہے۔

حضرت داؤد طائی رح اس بات کو سن کر بہت روئے کہ الٰہی جس شخص کا گوشت اور پوست نبوت سے ظہور میں آیا ہو۔ جس کے نانا رسول کریم جس کی ماں فاطمۃ الزہرا رض ہو۔ وہ اس قدر خوف قیامت سے ہراساں ہے تو داؤد کس شمار و قطار میں ہے اور کس بات پر ناز کر سکتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:۔

۱۔ آدمی کی نیک بختی میں سے ایک یہ بھی نیک بختی ہے کہ اس کا دشمن دانا

۲۔ فرمایا کہ پانچ آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیئے
اوّل۔ جھوٹا کیوں کہ اس کی صحبت سے غرور پیدا ہوگا۔
دوسرے۔ احمق کیونکہ جس قدر وہ بھلائی کرے گا۔ اسی قدر نقصان پہنچے گا۔
تیسرے۔ بخیل جس کی صحبت میں اچھا وقت ضائع ہوگا۔
چوتھے۔ بزدل جو ضرورت کے وقت بیٹھ دکھاتا ہے۔
پانچویں۔ فاسق کی صحبت کیوں کہ وہ تجھے ایک لقمے کے عوض بیچ ڈالے گا۔ ادنٰے سے ادنٰی چیز کی بھی طمع کرے گا۔

ایک دفعہ ایک شخص پانچ سو دینار لے کر حضرت جنید بغدادیؒ کی کی خدمت میں آیا۔ آپ نے پوچھا کہ اس کے سوا بھی تیرے پاس کچھ روپیہ ہے۔ اس نے کہا بہت ہے۔ فرمایا کچھ اور بھی چاہتا ہے۔ کہا، ہاں کیوں نہیں۔ فرمایا، پھر یہ اٹھا لے۔ اس کا مستحق تو ہی ہے۔ کیوں کہ میں باوجود کچھ نہ رکھنے کے کچھ نہیں چاہتا۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اخلاص میں نے ایک حجام سے سیکھا۔ مکہ میں ایک حجام کسی کے بال درست کر رہا تھا۔ میں نے

کہا۔ خدا کی راہ پر میرے بھی بال درست کر دو۔ حجام نے اس آدمی سے جس کی وہ حجامت بنا رہا تھا۔ کہا تم ذرا علیحدہ ہو جاؤ۔ جب خدا کا نام آگیا۔ تو پھر سب سے پہلے اسی کا کام کرنا چاہیئے۔

پھر مجھے بٹھا کر پہلے میرے سر کو بوسہ دیا۔ پھر حجامت بنا کے ایک کاغذ دیا جس میں چاندی کے ٹکڑے تھے۔ اسے اپنی حاجتوں پر صرف کرو۔ میں نے اسی دن سے عہد کر لیا کہ اوّل فتوح جو مجھ کو ہو گی تو اسی کے ساتھ سلوک کروں گا۔ چنانچہ کس عرصہ کے بعد اشرفیوں کی ایک تھیلی بصرہ سے میرے پاس آئی۔ میں اس کو حجام کے پاس لے گیا۔ اس نے پوچھا کیا بات ہے۔ میں نے اپنی نیت اور عہد کرنے کا ذکر کیا۔ اس نے کہا مرد خدا تم کو شرم نہیں آتی۔ خدا کے نام پر کام کرنے کا عوض مجھ کو دیتے ہو۔

حضرت جنید بغدادی رح نے فرمایا ہے کہ:-

۱۔ جو آنکھ حق تعالےٰ کی قدرت اور حکمت کو نہ دیکھے۔ اس کا اندھا ہونا بہتر ہے اور جو زبانِ ذکرِ حق میں مصروف نہ ہو اس کا گونگا ہونا اچھا ہے۔ اور جو کان حق بات نہ سنے۔ اس کا بہرہ ہونا اچھا ہے اور جو بدن اس کی خدمت نہ کرے۔ اس کا مر جانا بہتر ہے۔

۲۔ عبدیت کی دو خصلتیں ہیں:-

۱۔ ظاہر و باطن میں ہر طرح خدا کی رضا پر راضی رہنا۔
۲۔ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری محبت کے ساتھ اقتدا کرنا۔
۳۔ روزہ نصف طریقت ہے۔

حضرت حمدون قصارؒ اکابر مشائخ میں سے تھے اور تقویٰ میں بےنظیر تھے۔ ایک دفعہ اپنے ایک دوست کی نزع کے وقت حاضر تھے۔ وفات بعد چراغ فوراً گل کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیوں۔؟ فرمایا جب تک دوست زندہ تھا۔ اس کا مال تھا۔ مگر اب تیل اور چراغ یتیموں کا مال ہے۔

لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ بندہ کون ہے؟ فرمایا۔ جو حق کی پرستش اس خیال سے نہ کرے کہ لوگ اس کو عبادت گزار سمجھیں۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ بزرگانِ یگانہ میں سے تھے حضرت جنید بغدادی فرمایا کرتے تھے کہ حضرت حاتم عصمؒ ہمارے زمانے کے صدیق ہیں۔ اصم یعنی بہرہ آپ کا لقب تھا۔ حقیقت میں آپ کانوں سے بہرے نہ تھے۔ لیکن ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت آپ کے پاس ایک مسئلہ دریافت

کرنے کے لئے آئی۔ اتفاق سے اس عورت کی ریح زوردار آواز سے نکل گئی، جس سے وہ شرمندہ ہو گئی۔ عورت کی شرمندگی دیکھ کر آپ نے اونچی آواز سے کہا میں نے کچھ نہیں سنا۔ تم نے کیا پوچھا ہے۔ کیونکہ میں کانوں سے بہرہ ہوں۔ یہ سن کر عورت کی شرمندگی جاتی رہی اور اس کی ندامت مٹانے کے لئے آپ اس وقت تک بہرے بنے رہے جب تک کہ وہ عورت زندہ رہی۔

حضرت حاتم اصم فرماتے ہیں۔ ہر روز صبح کو ابلیس مجھے وسوسہ میں ڈالتا ہے پوچھتا ہے۔

کیا کھاؤ گے میں کہتا ہوں موت، پھر پوچھتا ہے کیا پہنو گے۔ جواب دیتا ہوں کفن، پھر سوال کرتا ہے، کہاں رہو گے۔ میں کہتا ہوں قبر میں۔ پھر وہ یہ کہہ کر کہ تم بہت بڑے شخص ہو۔ مجھ کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

حضرت حاتم اصمؒ نے اپنی بیوی سے فرمایا۔ میں جہاد پر جاتا ہوں چار مہینے کے لئے کس قدر خرچ درکار ہوگا۔ بیوی نے کہا جس قدر میری زندگی ہے۔ فرمایا تمہاری زندگی میرے ہاتھ میں نہیں۔ بیوی نے کہا پھر میری روزی بھی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے چنانچہ آپ جہاد پر چلے گئے۔

آپ کی عدم موجودگی میں ایک بڑھیا نے آپ کی بیوی سے پوچھا حاتم تمہارے لئے کس قدر روزی چھوڑ گیا ہے۔ وہ بولیں وہ روزی کھانے والا تھا چلا گیا۔ روزی دینے والا تو کہیں نہیں گیا۔

ایک شخص سفر پر جا رہا تھا۔ اس نے حضرت حاتم اصم سے وصیت چاہی آپ نے فرمایا۔

اگر دوست مطلوب ہے تو خدا تیرے لئے کافی ہے۔ اگر ہمراہی چاہتا ہے تو کرام کاتبین تیرے ہمراہ ہیں۔ اگر عبرت درکار ہے تو دنیا بہت ہے۔ مونس چاہتا ہے تو قرآن کافی ہے۔ اگر کام درکار ہے تو عبادت کرو۔ واعظ درکار ہے تو موت سے بڑھ کر کوئی واعظ نہیں۔ اگر یہ باتیں کافی نہیں ہیں تو پھر دوزخ کافی ہے۔

ایک شخص نے حضرت حاتم اصمؒ سے دریافت کیا۔ آپ نماز کس طرح ادا کرتے ہیں۔

فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو پانی سے ظاہر کا وضو اور توبہ سے باطن کا وضو کرتا ہوں اور مسجد میں جا کر مسجد الحرام کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ اور مقام ابراہیم کو دونوں ابرو کے درمیان تصور کرتا ہوں۔

بہشت کو دائیں ہاتھ اور دوزخ کو بائیں ہاتھ دیکھتا ہوں، پل صراط کو زیر قدم سمجھتا ہوں۔ ملک الموت کو پشت پر، پھر دل کو خدا کے سپرد کرکے تعظیم کے ساتھ تکبیر حرمت سے، قیام ہیبت سے، قرأت تواضع سے، رکوع تضرع سے، سجدہ حکم سے قعود اور شکر سے سلام کرتا ہوں۔

حضرت حاتم اصمؒ نے فرمایا ہے کہ:۔

۱۔ اگر کسی زمانہ میں عالموں اور زاہدوں کے غرور کا وزن کیا جائے تو امراء اور بادشاہوں کے تکبر سے بہت زیادہ ہوگا۔

۲۔ تین وقت نفس کی حفاظت کرو۔

۱۔ کام کے وقت اس بات کی کہ خدا تمہیں دیکھتا ہے

۲۔ بات کرو تو سمجھو کہ خدا سنتا ہے

۳۔ خاموش رہو تو یاد رکھو خدا جانتا ہے۔

۳۔ جہاد تین ہیں:۔

۱۔ پوشیدہ جہاد شیطان سے مرتے دم تک جاری رکھو۔

۲۔ جہاد اعلانیہ ادائے فرض کا ہے۔ آخر وقت تک ادائے فرض کرو

۳۔ دشمن دین سے یہاں تک لڑو کہ یا خود مر جاؤ یا دشمن خدا اور رسول کو نیست و نابود کردو۔

حضرت حارث محاسبیؒ علومِ ظاہری و باطنی میں یکتائے روزگار تھے۔ نفس کا محاسبہ کرنے میں نہایت مبالغہ کیا کرتے تھے۔ اسی لئے آپ کو محاسبی کہتے ہیں آپ نے فرمایا ہے کہ۔

قسم ہرگز نہ کھاؤ خواہ سچ ہو یا جھوٹ۔ جھوٹ سے قطعی پرہیز کرو۔ اگر وعدہ وفا کر سکتے ہو۔ تو وعدہ کے خلاف نہ کرو۔ اور جہاں تک ہو سکے کوئی وعدہ ہی نہ کرو۔ لعنت کسی پر نہ بھیجو۔ خواہ ظالم ہی کیوں نہ ہو۔ کسی قسم کی بُری دعا نہ مانگو بدلہ نہ چاہو بلکہ خدا کے لئے برداشت کرو۔ کسی قسم کی گواہی سچی ہو یا جھوٹی نہ دو۔ ظاہر و باطن میں کسی قسم کے گناہ کا ارادہ نہ کرو۔ اپنے اعضاء کو گناہ سے دور رکھو کسی کو تکلیف نہ دو۔ اپنا سارا بوجھ خود اٹھاؤ۔ دنیا کے لوگوں سے کسی قسم کی طمع نہ رکھو اور سب سے ناامید ہو جاؤ۔ عزت اور بلندی کی تلاش نہ کرو۔ ہر انسان کو بلکہ ہر مخلوق شے کو اپنے آپ سے بہتر جانو۔

حضرت ذوالنونؒ مصری نے فرمایا کہ میں نے تین سال تک لوگوں کو دعوتِ حق دی۔ مگر اس عرصہ میں بس ایک شخص جیسا کہ چاہیئے ملا۔ وہ ایک شہزادہ تھا جو کہ شان و شوکت کے ساتھ میری مسجد کے نزدیک سے گزرا میں اس وقت کہہ رہا تھا کہ اس کمزور آدمی سے بڑھ کر اور کوئی شخص احمق نہیں ہے جو ایک طاقتور کے ساتھ لڑتا ہے ـــــ یہ بات سن کر

شہزادہ مسجد کے اندر آگیا اور پوچھنے لگا اس کا مطلب کیا ہے۔ میں نے کہا انسان محض ایک کمزور ہستی ہے۔ جو خدائے بزرگ و برتر سے برسرِ جنگ ہے
ان الفاظ کے سنتے ہی شہزادے کا رنگ فق ہو گیا اور مسجد سے
سے نکل کر چلا گیا۔ دوسرے دن وہ پھر آیا اور مجھ سے خدا کا راستہ پوچھا میں نے کہا کہ ایک راستہ لمبا ہے، ایک چھوٹا۔ اگر چھوٹے راستے سے چلنا چاہتے ہو تو دنیا ترک کر دو۔ گناہ چھوڑ دو اور خواہشاتِ نفسانی کو ترک کر دو اگر لمبے راستے سے خدا تک پہنچنا چاہتے ہو۔ تو سوائے ذات باری تعالےٰ کے اور سب کچھ ترک دو۔ شہزادے نے کہا لمبا اور طویل راستہ اختیار کرتا ہوں۔ دوسرے دن وہ پشمینہ پہن کر آیا اور ریاضت میں مشغول ہو گیا۔ آخر کار ابدال کے مرتبے کو پہنچا۔

روایت ہے کہ ایک نوجوان جو صوفیائے کرام کا منکر تھا۔ حضرت ذوالنون مصری کی خدمت میں گیا۔ آپ نے ایک انگشتر اس کو دیکر فرمایا اسے ایک دینار کے عوض گرو رکھ کر کچھ کھانے پینے کے لئے لے آ۔ نانبائی نے کہا صرف ایک درہم کے عوض اس کو رکھ سکتا ہوں۔ نوجوان انگوٹھی واپس آپ کی خدمت میں لے آیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ اب تم یہ انگوٹھی کسی صراف کے پاس لے جا کر اس کی قیمت دریافت کرو۔ صراف نے

اس کی قیمت ایک ہزار دینار تھا۔ وہ لوٹا جب آپ کے پاس پہنچا۔ آپ نے فرمایا صوفیائے کرام کے متعلق تیرا علم صرف تا بائی تھنا ہے

حضرت ذوالنون مصری کے ارشادات میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ جسم کی صحت تھوڑا کھانے میں ہے اور روح کی صحت تھوڑا گناہ کرنے میں۔

۲۔ جب تک آدمی اللہ تعالے سے ڈریں گے، کام کے رہیں گے۔ اور جب خوفِ خدا ان کے دل سے جاتا رہے گا۔ گمراہ ہو جائینگے

۳۔ اللہ تعالےٰ کی محبت کی علامت یہ ہے کہ بندہ اخلاق، افعال بجا آوری امرونہی، اور سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں ہر طرح حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو۔

۴۔ لوگوں نے دریافت کیا دنیا کیا ہے۔ فرمایا جو چیز حق تعالے سے غافل کردے وہ دنیا ہے۔

۵۔ آپ سے پوچھا گیا، کمینہ انسان کون ہے۔ فرمایا جو خدا تک پہنچنے کا راستہ نہ جانتا ہو۔ اور نہ کسی سے راستہ پوچھے۔

۶۔ آپ نے فرمایا، معرفت کے تین اقسام ہیں۔

۱۔ معرفت توحید کی جو عام مومنین کو حاصل ہے۔

۲۔ معرفت صحبت و بیان کی جو کہ حکماء اور علماء کے لئے مخصوص ہے

۳۔ معرفت صفات و حدانیت کی۔ جو صرف اولیاء اللہ کو حاصل ہے جو دیدۂ باطن سے اللہ تعالےٰ کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسرار ان کو نظر آتے ہیں۔

حضرت سری سقطیؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ آپ کی مجلس گرم تھی۔ اتنے میں خلیفہ وقت کا ایک مصاحب احمد نام بڑی شان و شوکت کے ساتھ ادھر سے گزرا۔ اس وقت آپ فرما رہے تھے۔ کہ تمام کائنات میں انسان سے زیادہ ضعیف اور کمزور تنے اور کوئی نہیں۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی گناہ گار بھی نہیں۔ یہ بات تیر کی طرح احمد مصاحب کے جان و جگر پر لگی۔ اور روتا ہوا گھر چلا گیا۔

دوسرے دن پھر آیا وہ شان و شوکت نہ تھی۔ تیسرے دن درویشوں کا لباس پہنے پھر آیا اور کہا کہ آپ کی بات نے میرے دل پر نشتر کا کام کیا ہے اور دنیا سے دل کو سرد کر دیا ہے۔ میں خدا کی طرف جانا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا دو راستے ہیں ایک عام اور ایک خاص

احمد نے کہا دونوں راستے بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ عام راہ شریعت کی ہے۔ شریعت حقہ کی پابندی کرو اور خاص راہ طریقت کی ہے۔ پابندی شریعت کے علاوہ دنیا کو بھی ترک کردو۔ یہ سن کر صاحب جنگل کو نکل گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایک بوڑھی عورت نہایت غمزدہ آپ کے پاس آئی۔ اور کہا میرا نوجوان خوبصورت بیٹا کچھ دنوں سے غائب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ غم نہ کرو سوائے خیر کے کچھ نہیں۔ جب وہ آئے گا تو میں تم کو اطلاع دوں گا۔ کچھ عرصہ کے بعد احمد درویشانہ حالت میں آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کی والدہ کو اطلاع دی۔ تھوڑے عرصہ میں اس کے والدہ اور بیوی بچے آگئے۔ احمد نے کہا۔ یا شیخ آپ نے ان کو اطلاع کیوں دی۔ فرمایا میں وعدہ کر چکا تھا۔ ماں نے ہر چند گھر لے جانا چاہا۔ مگر نہ گئے اور سب کو روتا چھوڑ جنگل کی طرف نکل گئے۔ چند سال کے بعد عشا کی نماز کے وقت ایک شخص آیا۔ مجھ کو احمد نے بھیجا ہے آپ گئے تو دیکھا۔ احمد کا آخر وقت ہے۔ احمد نے آنکھ کھول کر دیکھا اور کہا شیخ آپ وقت پر آئے پھر انتقال کر گئے۔ آپ روتے ہوئے جنگل سے آئے۔ تاکہ کفن دفن کا سامان کریں۔ شہر میں آواز آئی کہ جو شخص خدا کے خاص ولی کی نماز جنازہ پڑھنا چاہیئے۔ وہ قبرستان شونیزیہ کی طرف جائے۔

محبت اولیاء اللہ کی آتی ہے کام آخر
کہ ان کے نام میں اللہ کا آتا ہے نام آخر
(حکیم آغاجان عیش دہلوی)

نغمۂ وحدت!!

نعت شریف

از مرزا غالب دہلوی

حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمدؐ است

آرے کلامِ حق بزبانِ محمدؐ است

واعظ حدیثِ سایۂ طوبیٰ فرو گزار

کاینجا سخن ز سروِ روانِ محمدؐ است

ہر کس قسم بدانچہ عزیز است می خورد

سوگندِ کردگار بجانِ محمدؐ است

ور خود ز نقشِ مہرِ نبوت سخن رود

آں نیز نامور ز نشانِ محمدؐ است

بنگر دو نیمہ گشتنِ ماہِ تمام را!

کان نیمہ جنبشے ز بنانِ محمدؐ است

آئینہ دارِ پرتوِ مہر است ماہتاب

شانِ حق آشکار ز شانِ محمدؐ است

دانی اگر بمعنیٔ لولاک وارسی!!

خود ہرچہ از حق است ز آنِ محمدؐ است

تیرِ قضا ہر آئینہ در ترکشِ حق است

اما کشادِ آن ز کمانِ محمدؐ است

غالب ثنائے خواجہ بہ یزدان گزاشتیم

کان ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

حضرت امیر خسروؒ دہلوی

کافرِ عشقم مسلمانی مرا درکار نیست
ہر رگِ من تار گشتہ حاجتِ زنار نیست

شاد باش اے دل کہ فردا برسر بازارِ عشق
وعدۂ قتل است گرچہ وعدۂ دیدار نیست

ما غریباں را تماشائے چمن درکار نیست
داغہائے سینہ ما کمتراز گلزار نیست

ناخدا در کشتی ما، گر نہ باشد، گو مباش
ما خدا داریم ما را ناخدا درکار نیست

خلق می گوید کہ خسرو بت پرستی می کند
آرے آرے می کنم با خلق عالم کار نیست

اصغرؒ

اے مثلِ تو در حسن بشر، خوش بشرے نیست
خوبی کہ تو داری صنما، در دِگرے نیست

جز عکسِ رُخِ یار بعالم دگرے نیست
دردا کہ مرا لائق، دیدن نظرے نیست

حسنِ مہ کنعان زجمالِ تو خجل شد
واللہ، بدیں حسن و ملاحت بشرے نیست

بلبل بہ چمن آمدہ، پروانہ بہ محفل
مارا بہ سرِ منزلِ جانان گزرے نیست

مردم ہمہ تنگ آمدہ از آہ و فغانم
چوں اصغرِ نالاں، بجہاں نوحہ گرے نیست

حضرت احمد جامؒ

منزلِ عشق از مکانے دیگر است
مردِ معنیٰ را نشانے دیگر است

بر سرِ بازار صرافانِ عشق
زیرِ ہر دارے جوان دیگر است

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را !!
ہر زمان از غیب جانے دیگر است

دل خورد زخمے ز دیدہ خون چکد
ایں چنیں زخم از کمانے دیگر است

احمدا تا گم نہ گردی، ہوش دار
لیکن جرس از کاروانے دیگر است

حضرت امیر خسرو دہلوی

دیوانہ شدم در آرزویت
اے چشم ہمہ جہاں بسویت

ما ئیم و تحیّر و خموشی
و آفاق ہمہ بہ گفتگویت

دے روئے تو دیدم و نمردم
شرمندہ بماندہ ام ز رویت

خسرو بہ کمندِ تو اسیر است
بے چارہ کجا رود ز کویت

کائے بادِ بوئے یار بدیں مبتلا رساں
در چشمِ من ز خاکِ رہش توتیا رساں
ما چوں نمی رسیم بداں آرزوئے دل
یارب تو آرزوئے دلِ ما بہ ما رساں

واللہ اعلم

قتیلؒ

مارا بغمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت
خود سوئے ما ندید و حیا را بہانہ ساخت

دستے بدوشِ غیر نہاد، از رہ کرم!!
مارا چو دید لغزشِ پارا بہانہ ساخت

رفتم بہ مسجدے پئے نظارۂ رخش
دستے برُو کشید و دعا را بہانہ ساخت

آمد بروںِ خانہ چوں آوازِ ما شنید
بخشیدنِ نوالہ گدا را بہانہ ساخت

خونِ قتیل بے سروپارا بپائے خویش
مالید آں نگار و حنا را بہانہ ساخت

بندۂ پروردگارم امتِ احمد نبی ٭ دوستدارِ چار یارم تا با ولادِ علیؓ
مذہب حنفیہ دارم، ملتِ حضرتؑ خلیل ٭ خاکپائے غوث الاعظم زیرِ سایہ ہر ولی
(لا اعلم)

حضرتِ جامیؒ

بخدا، غیرِ خدا، در دو جہاں چیزے نیست
بے نشان است کزو نام و نشاں چیزے نیست

ہستی تُست حجابِ تو وگرنہ پیدا است
کہ بجز دوست پردہ نہاں چیزے نیست

چند محجوب نشینی بہ گمانِ دگراں!
خیمہ در کوئے یقین زن کہ گماں چیزے نیست

بندۂ عشق شدی، ترک نسب کن جامیؔ
کہ دریں راہ فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست

(لا اعلم)

ترحم یا رسول اللہ ترحم ؛ نہ دارم در جہاں جز تو حبیبم
مرض دارم ز عصیاں لا دوائے ؛ مگر الطافِ تو باشم طبیبم
بریں نازم کہ ہستم امتِ تو ؛ گناہ گارم ولیکن خوش نصیبم

حضرت شاہ تراب علی رح

بردلم ایں چنیں جفا ، کرد کہ کرد ، یار کرد
با من دل شدہ ، دغا کرد کہ کرد ، یار کرد

روئے نہفتہ از برم ، رفت کہ رفت ، یار رفت
با ہمہ شوخی ایں حیا ، کرد کہ کرد ، یار کرد

از غمزہ دو صد جہاں ، کشت کہ کشت ، یار کشت
زخمی تیر خلق را ، کرد کہ کرد ، یار کرد

صبر و قرار از دلم ، برد کہ برد ، یار برد
بے خود ، بے خبر مرا ، کرد کہ کرد ، یار کرد

دلے بر خویشتن تراب ، خواند کہ خواند ، یار خواند
با من اشارۃ بیا ، کرد کہ کرد ، یار کرد

قومے ز گزاف در غرور افتادند
قومے پئے حور و قصور افتادند
معلوم شد چوں پردہ ہا بر دارند!
کز کوئے تو دور دور افتادند

عشرتی رح

از پنجۂ من چاکِ گریباں گلہ دارد
وز گریۂ من گوشۂ داماں گلہ دارد

گہ بت شکنم، گا بمسجد زنم آتش
از مذہبِ من، گبر و مسلماں گلہ دارد

دامانِ نگہ تنگ، گلِ حسنِ تو بسیار
گلچینِ بہار تو، ز داماں گلہ دارد

در بزمِ وصالِ تو بہ ہنگامِ تماشا
نظارہ ز جنبیدنِ مژگاں گلہ دارد

گہہ گریہ و گہہ خندہ اں و گہہ آہِ جگرسوز
اے عشرتی ز وضع تو جاناں گلہ دارد

عشق را بو حنیفہ درس نگفت
شافعی را دراو روایت نیست

حنبل از رازِ عشق بے خبر است
مالکی را دراو درایت نیست

حضرت شیخ سعدیؒ

عرش است کمیں پایہ ز ایوانِ محمدؐ
جبریلِ امین خادمِ دربانِ محمدؐ!
آں ذاتِ خداوند کہ مخفی است بعالم
پیدا و عیان است بہ چشمانِ محمدؐ
توریت کہ بر موسیٰؑ، و انجیل بہ عیسیٰؑ
شد محو بیک نقطۂ فرقانِ محمدؐ
از بہرِ شفاعت چہ اولوالعزم چہ مُرسل
در حشر زند دست بدامانِ محمدؐ
یک جاں چہ کند سعدیِ مسکیں کہ دو صد جان
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمدؐ

بکشائے درے کہ در کشائندہ توئی
بنمائے رہے کہ رہ نمائندہ توئی
من دست بہ ہیچ دست گیرے ندہم
کایشاں ہمہ فانی اند و پائندہ توئی! (عمر خیام)

شہیدؔ

کشتہ و زار و ناتوان، کرد کہ کرد، یار کرد

خستہ و خوار و بے نشان، کرد کہ کرد، یار کرد

تیر بہ سینہ ام نہان کرد کہ کرد، یار کرد

پشت خمیدہ چون کمان، کرد کہ کرد، یار کرد

تاب و توان و صبر و ہوش برد کہ برد یار برد

بیخور و خواب و خستہ جان کرد کہ کرد یار کرد

در ہمہ عاشقان مرا کشت کہ کشت یار کشت

بسمل تیغ امتحان، کرد کہ کرد، یار کرد

از پئے قتل دست و پا بست کہ بست یار بست

فرق شہیدؔ بر سنان کرد کہ کرد یار کرد

(لا اعلم)

یارب در خلق تکیہ گاہم نکنی!

محتاج گدا و پادشاہم نکنی!

روئے سیاہم سفید کردی بہ کرم

با موئے سفید رو سیاہم نکنی

ظہورؒ

زینتِ تاجِ مصطفیٰ صلے علےٰ محمدؐ
مصدرِ شانِ والضحیٰ صلے علےٰ محمدؐ

باعثِ خلقِ دوجہاں، واقفِ رمزِ کُن فکان
صدر نشینِ لامکاں صلے علےٰ محمدؐ

عرشِ بریں مقامِ او روحِ امین غلامِ او
راحتِ روح نامِ او صلے علےٰ محمدؐ

گلشنِ دہر را قضا مشعلِ قدس را ضیاء
صاحبِ آیہ دنےٰ صلے علےٰ محمدؐ

ہست عرب کہ عینِ رب، اُمّی و ہاشمی لقب
عالی حسب، علو نسب صلے علےٰ محمدؐ

سورۂ شمس روئے او، چشمِ خدا ببوئے او
جان و دلم فدائے او صلی علیٰ محمدؐ

گفت ظہور خستہ تن، مدح تو شاہِ زمن
آمدہ ایں ندا بہ من صلے علےٰ محمدؐ

حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحؒ

بے کارم و باکارم چوں مد بحساب اندر
گویانم و خاموشم چوں خط بہ کتاب اندر

اے زاہد ظاہر بیں، از قرب چہ می پرسی
او در من و من در وے چو بو بگلاب اندر

گہہ شادم و گہہ غمگین از حالِ خودم غافل
می گریم و می خندم چوں طفل بخواب اندر

دریا رو واز چشمم، لب تر نہ شود ہرگز
ایں رمز عجائب بین لب تشنہ بآب اندر

در سینۂ نصیرالدین جز عشق نمی گنجد!
ایک طرفہ تماشا بین دریا بحباب اندر

سرمد، در دین عجب شکستے کردی!
ایمان بفدائے چشم مستے کردی!
عمرے کہ بآیات و حدیث گذشت
رفتی و نثارِ بت پرستے کردی!!

مسعود رح

دل خوں نشدے، چشمِ تو خنجر نہ شدے گر
رہ گم نہ شدے، زلفِ تو ابتر نہ شدے گر

پرکارِ قضا دائرہ بر مہ نہ کشیدے
خط بر رخت از مشک مدوّر نہ شدے گر

در جنتِ فردوس کسے پا نہ نہادے !!!!
آں چاہِ زنخدانِ تو کوثر نہ شدے گر

مسعود زیک بادہ چناں مست نہ گشتے
آں جامِ دلآویز تو ساغر نہ شدے گر

دل را زِ تشِ غمِ جانانہ سوختیم ؛ قندیلِ کعبہ را بہ صنمخانہ سوختیم
آں آرزو کہ جلوہ کند شعلہ پیکرے ؛ شبہا چراغ کعبہ و بتخانہ سوختیم

(لا اعلم)

حضرت امیر خسرو رح دہلوی

جان ز تن بردی و در جانی ہنوز
دردہا دادی و درمانی ہنوز

آشکارا سینہ ام بشگافتی
ہم چنان در سینہ پنہانی ہنوز

ملک دل کردی خراب از تیغ ناز
واندر این ویرانہ سلطانی ہنوز

ہر دو عالم قیمت خود گفتہ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

پیری و شاہد پرستی ناخوش است
خسروا تا کے پریشانی ہنوز

حسن بہاریؒ

جا بہ آبادی بکن یا ساکنِ ویرانہ باشی
ہر کجا باشی بہ عشقِ آں پری دیوانہ باشی

نیست اے شیخ و برہمن کار غیر از یادِ او
خواہ اندر کعبہ باشی و خواہ در ویرانہ باشی

سینہ ام شد چون صدف از دستِ بیدادِ تو چاک
گوش بر فریادِ من اے گوہرِ یک دانہ باشی

نیست غیر از عشق در عالم حصولِ زندگی
شمع روئے ہر کجا بینی حسنؔ پروانہ باشی

بعضے بہ تماشائے خد و خال خوش اند
بعضے بہ تمنائے زر و مال خوش اند
ایں ہا ہمہ اسباب پریشانی ہاست
خوش حال کسانیکہ بہر حال خوش اند

(لا اعلم)

حضرت امیر خسروؒ دہلوی

دیشب کہ مہ رفتی عیاں رو کردہ از ما یکطرف
افگندہ کاکل یک طرف، زلف چلیپا یکطرف

سلطانِ خوباں میروو گیرو ہجوم عاشقان
چابک سواران یکطرف، مسکین گدایاں یکطرف

نوشین شرابِ لعل او، شد مجلس ما بے خبر
جام و صراحی یکطرف، مستانِ رسوا یکطرف

تا بر رخِ زیبائے تو افتادہ زاہد را نظر
تسبیح زہدش یکطرف ماندہ مصلا یکطرف

بیچارہ خسرو خستہ را خوں ریختن فرمودہ است
خلقے بہ منت یکطرف وان شوخ تنہا یکطرف

مولانا رومؒ

نہ من بیہودہ گیرد ، کوچہ و بازار می گردم
مزاجِ عاشقی دارم ، پئے دیدار می گردم

خدایا رحم کن بر من ، پریشان وار می گردم
خطا کارم ، گنہ گارم ، بحالِ زار می گردم

شرابِ شوق می نوشم ، بگردِ یار می گردم
سخن مستانہ می گویم ، ولے ہشیار می گردم

ہزاراں غوطہ ہا خوردم ، دریں دریائے بے پایاں
برائے گوہرِ معنی بدریا قعر می گردم

گہے خندم ، گہے گریم ، گہے رفتم ، گہے خیزم
مسیحا در دلم پیدا ، و من بیمار می گردم

بیا جاناں عنایت کن ، تو مولائے رومی را
غلامِ شمس تبریزم ، قلندر وار می گردم

حضرت امیر خسرو دہلوی رح

نمی دانم چہ منزل بود، شب جائیکہ من بودم
بہر سو رقصِ بسمل بود، شب جائیکہ من بودم
پری پیکر نگارے، سرو قدے، لالہ رخسارے
سراپا آفتِ دل بود، شب جائیکہ من بودم
رقیباں گوش بر آواز، او در ناز و من ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود، شب جائیکہ من بودم
مرا از آتشِ عشقِ تو، دامن سوخت اے خسروا
محمدؐ شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

(لاادری)

ماست و خراب و مے پرست آمدہ ایم
مدہوش ز بادۂ الست آمدہ ایم
تا ظن نہ بری، کہ باز گردم ہشیار!
ہم مست رویم از آنکہ مست آمدہ ایم

شاہ تراب علیؒ

نہ ہوشم بود و نے دل بود، شب جائیکہ من بودم
نمی دانم چہ محفل بود شب جائیکہ من بودم
رقیبان بر درش بودند و من از دور از درش ہے ہے
چہ حسرتہا کہ حاصل بود شب جائیکہ من بودم
نشد از زلف خونخوارشی، مجالِ بوس رخسارش
بہ مخزن مار حائل بود شب جائیکہ من بودم
بہ دل ہرگز نیاید باز الی گوئش کسے یارب
بہ دل چیسی چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم
تراب از تیر مژگانش جہانے نیم جان می شد
عجب انبوہ بسمل بود شب جائیکہ من بودم

اے فضلِ تو دستگیر من دستم گیر!
حیوان شدہ ام زخویشتن دستم گیر!
تا چند کنم توبہ و تا کے شکنم!!!
اے توبہ دہ و توبہ شکن دستم گیر!! (خواجہ نقشبند)

حضرت شاہ نیاز بریلویؒ

خواجہ خواجگان معین الدین ٭ فخرِ کون و مکان معین الدین
مظہر جلوہ گاہ نور قدیم ٭ آفتاب جہان معین الدین
عاشقان را دلیل راہ یقین ٭ سید راہ گمان معین الدین
خواجہ ارکان وقدسی مکان ٭ آسمان آستان معین الدین
قرب حق اے نیاز اگر خواہی ٭ ساز وردِ زبان معین الدین

حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیریؒ

نشستن در بزم سلطان مشائخ ٭ کہ ذات اوست ایمان مشائخ
ظہور گنج شکر در روے اوست ٭ ازیں وجہ ست سلطانِ مشائخ
نظام الدین نظام الدین بگویند ٭ کہ یاد اوست سامان مشائخ
نوازش را درون دل نگہدار ٭ کہ نام اوست درمانِ مشائخ
زمن بشنو نظام الدین چشتی ٭ کہ ہست اندر جہان جانِ مشائخ
بجاگی کوئے او بر سر نہادم ٭ کہ کوئے اوست ایمانِ مشائخ
چہ من پرسی زمن از سرّ پنہاں
منم صابر نگہبانِ مشائخ!

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

صبا سوئے مدینہ رو کن، ازیں دعا گو سلام برخوان

بگرد شاہِ مدینہ گردد و بصد تضرع پیام برخوان

بشنو ز من صورتِ مثالی، نماز بگزار اندر آں جا

بہ لحنِ خوش سورۂ محمد تمام اندر قیام برخوان

بہ بابِ رحمت گہے گزر کن بہ بابِ جبریل گہہ جبیں سا

سلام ربی علی النبی گہے بہ بابِ سلام برخوان

بنہ بہ چندیں ادب طرازی، سرِ ارادت بہ خاکِ آں کو

صلوٰۃ واتر بہ روحِ پاک جنابِ خیر الانام برخوان

بہ لحنِ داؤد ہم نواش بہ نالہ و درد آشنا شو

بہ بزمِ پیغمبر ایں غزل را ز عبدِ عاجز نظام برخوان

قدرِ گل و مل، بادہ پرستان دانند

نے سنگ دل و نے تنگ دستان دانند

تو بادہ نخوردہ کہ قدرش دانی!!

ہزلیست دریں پردہ کہ مستاں دانند!

حسن سنجری ؒ

اے کہ شرحِ والضحےٰ آمد جمالِ روئے تو
نکتۂ واللیل وصفِ زلفِ عنبر بوئے تو

اے دو چشمِ سرمگینت کحل مازاغ البصر
قابِ قوسین است رمز گوشۂ ابروئے تو

سینِ دندانِ تو از یٰسین نشانے می دہد
سورۂ طٰہٰ دارد حلقۂ گیسوئے تو

قبلۂ دل، کعبۂ جان یارسول اللہ توئی
سجدۂ مسکین، حسن، ہر لحظہ با دا سوئے تو!

(لا اعلم)

للّٰہ الحمد کہ فرید مرا ؎ بانہزاران گنہ گزید مرا
بندہ عیب دار کس نخرد ؎ او بدین عیب ہا خرید مرا

حضرت شمس تبریزؒ

مالک الملک لاشریک لہٗ	وحدہٗ لا الٰہ الّا ہو!
عاشقان جان و دل نثار کنند	بر سر لا الٰہ الّا ہو !
مصطفےٰ یافت در شبِ معراج	خلعت لا الٰہ الّا ہو !
با نعمانِ قدیم لم یزلی !	صفتش لا الٰہ الّا ہو !
خوشی درختے است درمیان جناں	میوہ اش لا الٰہ الّا ہو
صوفیان گر بہشت می طلبید !	ذکر شاں لا الٰہ الّا ہو
مومنان را نعیم شد روزی !	برکتش لا الٰہ الّا ہو
شمس تبریز گر خدا طلبی !	خوش بخوان لا الٰہ الّا ہو

(لا اعلم)

محمدؐ گل است و علی بوئے گل
بود فاطمہ اندر آں برگِ گل
چوں عطرش بہ آمد حسین و حسن
معطر شد از بوے دماغ رسل

حضرت امیر خسرو دہلوی رح

اے بدرِ ماندگی پناہ ہمہ!　　　کرمِ تست عذر خواہ ہمہ
قطرہ ز ابرِ رحمتِ تو بس است　　　شستنِ نامۂ سیاہ ہمہ
از رہ بر مرا کہ در تو رسم　　　اے لبوئے در تو راہ ہمہ
گنہِ ما ہمہ فزون ز قیاس　　　عفوت افزون تر از گناہ ہمہ
خسرو از تو پناہ می جوید　　　اے پناہ من و پناہ ہمہ

مولانا جامی رح

نسیما جانبِ بطحیٰ گزر کن　　　ز احوالم محمدؐ را خبر کن
توئی سلطانِ عالم یا محمدؐ　　　ز روئے لطف سوئے ما نظر کن
ببر ایں جانِ مشتاقم بہ آنجا　　　فدائے روضۂ خیر البشر کن

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفت
خدایا ایں کرم بار دگر کن

ہندی ادب

چاکی چاکی سب کہیں، مانی کہے نہ کوئے
جو مانی سے لاگ رہیو، وانکو بال نہ بیکا ہوئے

کاہو کے من کچھ بسے کاہو کے بن کچھ نہ سہائے
آگ پھونک سے بل اٹھے دیا پھونک بجھ جائے

سائیں آگے سانچ ہو، سائیں سانچ سہائے
چاہے لمبے کیس کر، چاہے گھوٹ منڈائے

تلسی برُوا باگ کی، سینچت ہی کملائے
رام بھروسہ جو رہے ڈونگر ہرِ ہریائے

کرنی کرے سو کیوں ڈرے کر کر کیوں پچھتائے
بوئے پیڑ ببول کے آم کہاں سے کھائے!

لاکھ جتن سو کوڑ بدھ کر دیکھو سب کوئے
ان ہونی ہونی نہیں، ہونی ہوئے سو ہوئے

اوچھے کپڑے پہر لیں، نر دھنیاں دھن ہوئے
گیان نہ جوبن باوڑیں، مران نہ آوے کوئے

جن کی چاہت اِت ہے ان کی چاہت اُت
جن کی چاہت اِت نہیں، ان کی اِت نہ اُت

قرضہ بھلا نہ باپ کا بیٹی بھلی نہ ایک
چلنا بھلا نہ کوس کا صاحب راکھے ٹیک

تلسی مالا کاٹھ کی تاگے لئی پروئے
من میں گھمنڈ ہے پاپ کی رام جپے کیا ہوئے

مایہ گھٹنے سے تن گھٹے تن گھٹا من گھٹ جائے
پھر گھٹنے کو کیا رہا، گھٹت گھٹت، گھٹ جائے

اے ٹھیل مچھلی ترسے، بیت جات نگر راج!
جو جان کے سرے بسے وا انکو وا نکی لاج!

چلتی چاکی دیکھ کے دیا کبیرا روئے
دو پاٹن کے بیچ آ، ثابت رہا نہ کوئے!

آ ؤ پیارے نین میں پلک ڈھانپ توئے لوں
نہ میں دیکھوں اور کو نہ توئے دیکھن دوں!

تلسی آہ گریب کی کدی نہ خالی جائے
موئے چام کی پھونک سے لوہ بھسم ہو جائے

بکری جو "میں میں" کرے گلے چھری پھروائے
مینا جو "میں نا" کہے ہر کے من کو بھائے

بکری نے "میں میں" کہیو ترت کٹائیو سیس
ہردے ہیں سے جاؤ گے تو مرد بدو نگی توئے

بزرگانِ دین کے اقوال

کھانا اچھا کھانا۔ لباس عمدہ پہننا اور دولت مندوں کی صحبت میں بیٹھنا یہ ایسی باتیں ہیں کہ جوان کو دوست رکھتا ہے۔ دوزخ اس کی رگِ گردن سے زیادہ اس کے نزدیک ہوتی ہے

(اویس قرنی رح)

بدوں کی ہم نشینی آدمی کو نیکوں کی طرف سے بدگمان کرتی ہے۔

(حسن بصری)

کوئی بھی مومن و ایمان دار ایسا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا جو اپنے اوپر کانپتا نہ ہو۔ اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں منافق ہوں۔ جو شخص کہتا ہے کہ میں ایمان دار اور مومن ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ یقیناً ایمان دار اور مومن نہیں۔

(حسن بصری رح)

دنیا میں کوئی سرکش جانور تیرے نفس سے زیادہ سخت لگام کے قابل نہیں۔

(حسن بصری رح)

دینی بھائی ہم کو بیوی بچوں سے زیادہ عزیز ہیں۔ اس

کہ وہ دین کے یار ہیں اور بیوی اُنچے دنیا کے یار۔ اور دین کے دشمن۔

(حسن بصریؒ)

قدرے قلیل نجاست نہ دھونا فتوے ہے اور دھونا تقویٰ ہے۔

(امام ابوحنیفہؒ)

اگر دوستی اولادِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی رفض ہے تو تمام جن و انسان میری رفض پر گواہی دو۔

(امام شافعیؒ)

ایسے مصاحب کی دوستی سے پرہیز کرو۔ جس سے تجھے آخرت کا فائدہ نہ ہو۔

(مالک دینارؒ)

جو عالم دنیا کو دوست رکھتا ہے۔ سب سے ادنےٰ بات جو کہ خدا اسی کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ ہے کہ اپنی مناجات اور ذکر کی لذت اس کے دل سے لے لیتا ہے۔

(مالک دینارؒ)

جو شخص تنہائی سے بھاگتا ہے اور مخلوق سے انس پکڑتا ہے، سلامتی سے دور ہے۔

(فضیل ابنِ عیاضؒ)

اگر خدا تعالےٰ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس
کو رنج وغم بہت دیتا ہے اور اگر دشمن رکھتا ہے تو دنیا کو
اس پر فراخ کر دیتا ہے۔

(فضیل ابن عیاضؒ)

جو اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے۔ ساری چیزیں اس سے ڈرتی
ہیں۔ اور جو اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتا وہ خود تمام چیزوں
سے ڈرتا ہے۔

(فضیل ابن عیاضؒ)

دو خصلتیں دل کو خراب کرتی ہیں۔ بہت کھانا اور بہت سونا

(فضیل ابن عیاضؒ)

کسی نے مردوں کا درجہ نماز، روزہ اور حج سے نہیں پایا۔
بلکہ اس نے جب نے جانا کہ وہ کیا کھاتا ہے۔

(ابراہیم ادھمؒ)

تنگدستی میں سخاوت، خلوت میں پرہیز گاری، اور ظالم
سے نڈر ہو کر بات کہنا مشکل کام ہے

(بشر حافیؒ)

حکمت اس معدہ میں کہ کھانے سے پر ہو قرار نہیں پکڑتی۔

(ذوالنون مصریؒ)

جسم کی تندرستی کم کھانے میں ہے اور روح کی گناہ کم کرنے میں۔ (ذوالنون مصریؒ)

اگر تجھے لوگوں سے محبت ہے تو آرزو مت رکھ کہ کبھی تجھے خدا سے محبت ہو گی (ذوالنون مصریؒ)

عوام اپنے گناہ سے توبہ کرتے ہیں اور خواص اپنی غفلت سے
(ذوالنون مصریؒ)

اولیاء اللہ سے انس کرنا دراصل اللہ تعالےٰ سے انس کرنا ہے
(ذوالنون مصریؒ)

کسی کو حقیر مت سمجھو۔ اگرچہ وہ مشرک ہو۔ انجام پر نظر رکھو۔ کیا عجب کہ اس کی تباہی دور کر دیں۔
(ذوالنون مصریؒ)

جب میں نے نگاہ کی تو بندگی اور خداوندی دونوں کو خدا ہی کی طرف سے دیکھا۔

(بایزید بسطامیؒ)

نماز سے سوائے استقامت تن کے اور روزے سے سوائے پیٹ کو بھوکا رکھنے کے اور کچھ نہ پایا۔ اور جو کچھ کہ پایا اس کے فضل وکرم سے نہ کہ اپنے فعل وعمل سے
(بایزید بسطامیؒ)

عبادت پر خود بینی بدترین گناہ ہے

(بایزید بسطامیؒ)

تیرا گناہ اس قدر نقصان نہ کرے گا۔ جس قدر کہ بھائی مسلمان کا ذلیل کرنا تجھے نقصان پہنچائے گا۔

(بایزید بسطامیؒ)

جو لوگوں سے تکلیف اٹھاتا ہو اور خوش خلقی سے پیش آتا ہو وہ خدا سے نزدیک تر ہے۔

(بایزید بسطامیؒ)

جو شخص بال بچے والا ہے اور اپنی اولاد کو نیک باتیں سکھاتا ہے اور نیک راہ پر لگاتا ہے۔ اور رات کو سوتے سے اٹھ کر اور انہیں کھلا پا کر اوڑھاتا ہے۔ اُن کا یہ عمل جہاد سے فاضل تر ہے

(عبداللہ ابن مبارکؒ)

متکبر معرفت کی بو تک نہ سونگھے گا۔

(بایزید بسطامیؒ)

غریبوں سے فروتنی اور عاجزی سے پیش آنا اور امیروں سے تکبر کرنا عین تواضع ہے۔

(عبداللہ ابن مبارکؒ)

گناہوں سے اگرچہ بہت ہوں۔ بوجہ اس کی رحمت کے مجھے
اتنا خوف نہیں۔ جتنا اس بات کا خوف ہے کہ میرا ایمان
لانا صدق دل سے ہے بھی یا نہیں۔؟

(عبداللہ ابن مبارکؒ)

جس کسی درویش کو تونگر کا فریفتہ دیکھو تو جان لو
کہ وہ ریاکار ہے۔

(سفیان ثوریؒ)

خدا کی پرستش اس لئے کرنا کہ خدا اس کو روزی دے
خدا پرستی نہیں بلکہ روزی پرستی ہے۔

(شفیق بلخیؒ)

نیک خصلتی خدا کے غصہ کو ٹھنڈا کرتی ہے۔

(سفیان ثوریؒ)

اس گناہ کے ساتھ جو بندے اور خدا کے درمیان ہے۔
خدا کے روبرو جانا زیادہ آسان ہے۔ بہ نسبت اس گناہ کے
ساتھ جو بندے اور لوگوں کے درمیان ہے

(سفیان ثوریؒ)

بہتر تونگر وہ ہے جو عالموں کی صحبت میں بیٹھے اور بدتر

عالم وہ ہے جو تونگروں کی صحبت میں بیٹھے۔

(سفیان ثوریؒ)

حرام مال سے صدقہ وخیرات کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے ناپاک کپڑوں کو خون سے دھوکر طاہر کرنا۔

(سفیان ثوریؒ)

گناہ کرنا توبہ کی امید پر اور توبہ نہ کرنا زندگی کی امید پر اور زندگی گزارنا رحمت کی امید پر یہ وہ باتیں ہیں۔ جن میں آدمی کی ہلاکت ہے۔

(شفیق بلخیؒ)

جس طرح جہان دنیاداروں نے دنیا کی سلامتی کو پسند کیا ہے تو اسی جہان میں دین کی سلامتی کو پسند کر۔

(داؤد طائی رح)

قسم نہ کھاؤ نہ سچ پر نہ جھوٹ پر نہ قصداً اور نہ بلاقصد۔ نہ کسی پر لعنت کرو خواہ اس نے کچھ بھی کیا ہو، نہ کسی کے لئے کبھی بددعا کرو نہ کسی کے کفر و شرک اور نفاق پر گواہی دو۔ اپنے رنج کا بار کسی پر مت رکھو بلکہ اس اولادِ آدم میں سے کسی کو اپنے سے کم نہ سمجھو۔ اور نہ درجہ کی بلندی ڈھو

(حارث عباسی رح)

گنجِ دانائی

مرتبہ

حکیم سید شاہ اکرام حسین سیکری

انڈس پبلیکیشنز - منظور چیمبرز

حیدرآباد